قرآن وسنّت پر
عمل پیرا ہو کر
جنّت کا ویزہ
پائیے
www.KitaboSunnat.com
سجاد حمید خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کا ویزہ

سجاد حمید خان

ناشر

فیض اللہ اکیڈمی

الفضل مارکیٹ، اُردو بازار لاہور

042-37120207, 0300-4675046

نام کتاب .... جنت کا ویزہ

مؤلف .... سجاد حمید خان

ناشر .... محمد اشرف

مکتبہ .... فیض اللہ اکیڈمی

بار چہارم .... اپریل 2011ء

مطبع .... شفیق پریس لاہور

قیمت .... -/120 روپے

فہرست

☆......☆......☆

عرضِ مؤلف

اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے کہ میں زیادہ سے زیادہ دین کا علم حاصل کروں اور اس کی ترویج و اشاعت کا فریضہ ادا کر سکوں۔

میری اس نئی کتاب کا مقصد آج کل کے نفسا نفسی کے دور میں ہر مسلمان کو اُس بھولی ہوئی جنت کی یاد دہانی کروانی ہے جس کی وہ طلب بھُول گیا ہے۔

جنت کا ویزہ نام رکھنے کا مقصد لوگوں کے اندر حصولِ جنت کا جذبہ پیدا ہو اور حصولِ جنت کے لئے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ طلب پیدا ہو کتاب کے مطالعہ کے بعد پڑھنے والا نیک اعمال کی طرف راغب ہو گیا تو میری غرض و غایت پوری ہو جائے گی۔

نیک اعمال دراصل ایک راستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت فضل محبت حاصل کرنے کا اور ان کے ساتھ ہی وابستہ ہے جنت یہ وہ ویزہ ہے۔ جو انسان کو مل جائے تو انسان کو مقصد مل جاتا ہے۔ بلندی مل جاتی ہے۔ منزل مقصود پر ٹھکانہ مل جاتا ہے۔ اہل عقل جانتے ہیں کہ ویزہ اُسی کو ملتا ہے جو اس کے قابل ہو۔ تو کہنا پڑے گا کہ عمل ہوئے مطلوب انسان ہوا طالب تو طلب میں جتنی کوشش و کشش ہوگی مطلوب کا اتنا ہی مقرب ہوگا۔ جب طالب اور مطلوب یک رنگ نظر آتا ہے تو اسی کو چلتا ہوا ویزہ یعنی انسان کہتے ہیں۔

اہل معرفت اس نکتے کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ انسان

دو حصوں میں تقسیم ہے۔

ایک حصہ جنت کے لئے ایک حصہ دوزخ کے لئے۔

جنت کے پسِ پردہ اللہ کی رضا ہے۔ دوزخ کے پسِ پردہ اللہ کی ناراضگی ہے۔ جو نیک اعمال کر رہا ہے۔ وہ اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا ویزہ لے رہا ہے اور جو بُرا عمل کرتا ہ اللہ سے ناراضگی اور دوزخ کا ویزہ لے رہا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد لوگ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی طرف راغب ہو کر آخرت کی فکر کے ساتھ اپنی اصل منزل جنت کے ویزہ کو پانے کی جستجو کریں گے۔

کتاب میں اصلاح کی گنجائش موجود ہے آپ کی غیر جانبدارانہ آراء کے لئے میں چشمِ براہ ہوں۔

والسلام:

سجاد حمید خان

دیباچہ

قرآن پاک کے جمیع احکامات کا مقصود و مطلوب صرف اور صرف یہ ہے کہ اس دنیائے فانی میں نیکی کو فروغ دیا جائے اور بدی کو روکا اور مٹایا جائے اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضا کے لئے ہر وہ عملِ صالح اختیار کیا جائے جو مسلمان کو جنت تک لے جائے۔

جنت!

وہ مقام حیرت ونعمت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں سے فرمایا ہے اور اس کے حصول کا معیار صرف اور صرف تقویٰ اور ''امر بالمعروف و نہی عنِ المنکر'' کو قرار دیا ہے۔

آج کے نفسا نفسی کے دور میں ہم جس طرف دیکھتے ہیں' نافرمانی' حرام اور بے لطفی و بے اتفاقی کا زور ہے۔ جنت اور دوزخ کے حوالے سے بات کرنے کے لئے لوگوں کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔ ہر شخص کو مادیات نے گھیر رکھا ہے۔ ہر شخص کے پیشِ نظر صرف اور صرف ''دنیا'' ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اللہ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر دعوتِ عمل کا نتیجہ طنز و تشنیع کی صورت میں سامنے آنا کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن جنت کا حصول تو ایسے امتحانات سے گزرنے کے بعد ہی ممکن ہے۔

اعمالِ صالح' صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد کے مطابق ان کا ثواب حاملِ عمل صالح کو بعد از مرگ بھی ملتا رہتا

ہے۔ نیکی کی تلقین اور کسی بھی عملی شکل میں نیکی کا اثبات صدقہ جاریہ کی بہترین شکل ہے اور نیکی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔

قرآن: اللہ کے احکامات کا اعلیٰ ترین مجموعہ ہے۔

سنت: نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا وہ بیان ہے جو قرآن حکیم اور احادیث قدسی سے صد فی صد مطابقت رکھتا ہے۔

قرآن و سنت پر عمل کرنے کے بعد ہی جنت کا حصول ممکن ہے اور ان دو ذرائع کے علاوہ کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جو جنت تک لے جا سکتا ہو۔

کتاب ھٰذا میں جنت کے بارے میں ممکنہ حد تک معلومات' اس کے حصول کے لئے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرموداتِ مبارکہ کا بیان اس طرح مجتمع کر دیا گیا ہے کہ مرنے کے بعد جنت کی حقیقت کو عین الیقین سے دیکھ لینے سے پہلے بیان الیقین کی منزل آسانی اور سچائی کے ساتھ طے کی جا سکے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں دنیائے بے ثبات کی آڑی ترچھی پگڈنڈی کا سفر صبر اور اعتماد کے سہارے طے کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی منزل پر خاتمہ بالایمان کا توشہ لے کر پہنچ جائے۔ آج کی اس سرتاپا برائی میں غرق دنیا سے اس طرح سفر بخیر طے کر لینا صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے مان لینے ہی سے ممکن ہے۔

جنت!

مرنے کے بعد تو انسان کے لئے موجود ہے ہی' جس کے لئے قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونا شرط ہے' ایک اور انداز سے سوچا جائے تو دنیا میں بھی اس دائمی نعمت کی جھلکیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ برائی کے پُرکشش ماحول کو چھوڑ کر سچائی اور ایمان کے خشک' صبر آزما' تکلیف دہ اور بعد از مرگ انعام کے وعدوں پر مبنی جہان کو اپنانا مشکل ضرور ہے لیکن اس جہان

میں قدم رکھ لینے کے بعد انسان حرام' بدکاری' بُرائی' غیبت' خواہشاتِ نفس اور لالچ سے اسی طرح دور ہو جاتا ہے جیسے بھنور سے بخیریت نکل جانے والی کشتی۔ پھر اسے نہ تو دوسروں کی آسائشیں حرام ذرائع سے دولت کمانے پر مجبور کرتی ہیں نہ نفسانی ہوس کے ہاتھوں وہ کٹھ پتلی بنتا ہے۔ نہ بدی اسے پُرکشش لگتی ہے نہ چغلی اور چوری کے ذریعے اسے بھڑاس نکالنے کا شوق بے تاب کرتا ہے۔ نہ دوسروں کی امارت اس کی جان جلاتی ہے نہ اپنی غربت اسے اللہ کا شاکی بناتی ہے۔ یہی قرآن وسنت پر چلنے کا وہ چھوٹا سا انعام ہے جو اس راہ کے راہی کو دنیا ہی میں قناعت اور شکر کی جنت میں مہمان کی طرح زندگی بسر کرنا سکھاتا ہے کہ اصلی اور دائمی جنت پانے کے لئے قرآن وسنت کی چھت تلے یہ عارضی قیام بے حد ضروری اور بامعنی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے' دنیاوی واُخروی جنت کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کے حصول کیلئے دل سے کوشاں ہونے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

سرفراز احمد راہی

☆......☆......☆

کیا جنت و دوزخ ہے؟

ہر چیز اپنی اصل کی طرف اثبات جنت و دوزخ

اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اسے اپنی ذات و صفات میں یکتا۔ تمام عیوب سے پاک ومنزہ اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ تمام صفات باری کو بغیر کسی تاویل یا تعطیل یا تکییف کے تسلیم کیا جائے آخرت کے روز جزا ہونے' حشر نشر اور جنت و دوزخ پر یقین رکھا جائے۔

جنت و دوزخ ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کا ہے تمام آسمانی کتابوں و پیغمبروں کے ذریعہ اس کا اعلان کروایا گیا۔ اس کا منکر کافر ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ایک منکر کو جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"جسم انسانی کے ہر جُز کو اپنے کُل کے ساتھ اتصال لازم ہے (کہ پانی کا حصہ پانی میں مل جائے اور خاک کا خاک میں وغیرہ وغیرہ) ایسے ہی بعد تفرق اجزاء عالم ہر جُز کو اپنے اپنے طبقہ میں جانا لازم ہے۔ سو نیکوں کا طبقہ جنت میں جانا ہے۔ اور بُروں کا طبقہ دوزخ میں جانا ضروری ہے۔

اور وہی جزا و سزا ہے۔ یعنی جس طرح انسان و حیوان کا جسم جو آگ ہوا پانی اور خاک سے مرکب ہے اُس سے روح کے جُدا ہونے کے بعد اُس

کے یہ تمام اجزاء اپنی اپنی اصل سے جا ملتے ہیں۔ حرارت آگ کے ساتھ رطوبت پانی کے ساتھ اور ہوا ہوا کے اور خاک خاک کے ساتھ اسی طرح مجموعہ عالم (شخص اکبر) کے اجزاء ایسے افراد ہیں جو کچھ اہلِ جنت میں سے ہیں اور کچھ اہلِ نار میں سے تو اُس کی روح اعظم کے اس کے جدا ہو جانے کے بعد اس کے بھی ہر جزو کو اپنے اپنے اصل مرکز یعنی جنت یا نار میں پہنچ جانا لازم ہے۔ اسی کو جزا و سزا کہتے ہیں۔ ﴿کتاب انتصار الاسلام صفحہ 109﴾

یہ بتانا ہے ان عقل پرستوں کو جو ہر باب عقل کے میزان پر تولتے ہیں جبکہ صاحب ایمان کے لئے قرآن و حدیث کا حوالہ ہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔ انہیں مسجود و ملائک بنایا۔ اسماء کا علم انہیں عطا کیا اور انہیں جنت میں رہائش پذیر کیا جس سے پھر انہیں زمین میں بھیج دیا گیا۔ جس میں اس کی بہت سی حکمتیں تھیں۔ جنت کی جو نعمتیں اور آسائشیں حضرت آدمؑ و حواؑ کو حاصل تھیں اس کے حوالے سے شیطان نے دونوں کو بہکایا اور یہ جھوٹ بولا کہ اللہ تمہیں ہمیشہ جنت میں رکھنا نہیں چاہتا اس لئے تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کی تاثیر ہی یہ ہے کہ جو اسے کھا لیتا ہے وہ فرشتہ بن جاتا ہے یا دائمی زندگی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر قسم کھا کر اپنا خیر خواہ ہونا بھی ظاہر کیا جس سے حضرت آدمؑ و حواؑ متاثر ہو گئے اس لئے کہ اللہ والے اللہ کے نام پر آسانی سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر قرآن پاک میں فرمایا:

لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

﴿سورۃ حشر 20﴾

ترجمہ: ”دوزخی، جنتی برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“

پھر ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا: ”اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں

اندھیرے اور روشنی سایہ اور دھوپ برابر نہیں زندے اور مُردے برابر نہیں۔"

﴿سورۃ فاطر 20,19﴾

☆-----☆-----☆

جنت کیا ہے؟

جنت ہر مسلمان کا مقصدِ حیات ہے اس کے بارے میں پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مقام کس شان والا ہے۔

وہاں پہنچنے والوں کو کیا کیا نعمتیں ملیں گی اور جنتیوں کو کن کن راحتوں اور عظمتوں سے سرفراز کیا جائے گا اور کیا کیا سہولتیں ملیں گی۔ جب جنت کی شان اور مقام معلوم ہو جائے گا تو اس مقامِ عظیم تک پہنچنے کے لئے کس قدر محنت و کوشش درکار ہوگی؟ چنانچہ اس کے بعد ہی انسان جنت کی طلب میں ہر مشکل اور تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو کر اس کے ویزہ کی طلب کریں گے۔

جنت کی نعمتوں کی بابت حدیث شریف میں ہے:

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

﴿صحیح بخاری، تفسیر الم السجدۃ﴾

ترجمہ: نہ کسی آنکھ نے انہیں دیکھا نہ کسی کان نے ان کی بابت سُنا۔ (اور دیکھنا سننا تو کُجا) کسی انسان کے دل میں ان کا گمان بھی نہیں گزرا۔

اہلِ جنت اللہ کی حمد و تسبیح میں ہر وقت رطب اللسان رہیں گے جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ اہلِ جنت کی زبانوں پر تسبیح و تحمید کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح انسان کو الہام کیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب فی صفات الجنۃ واھلھا وتسبیحھم فیھا بکرۃ وعشیا) یعنی جس طرح

بے اختیار سانس کی آمد و رفت رہتی ہے اسی طرح اہلِ جنت کی زبانوں پر بغیر اہتمام کے حمد و تسبیح الٰہی کے ترانے جاری رہیں گے۔

☆......☆......☆

قرآن پاک میں جنت کے نام

1- جنت:

قرآن پاک میں چھیاسٹھ مقامات پر جنت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔
جنت کے معنی ہیں باغ بہشت جنت اصل لغت میں ڈھانپنے کے معنی میں آتا ہے۔ اس مناسبت سے پہلے اسی لفظ کا اطلاق سایہ دار درختوں پر ہوتا تھا جو اپنے نیچے کی چیز کو گویا اپنے سائے میں چھپاتے اور ڈھانپتے رہتے ہیں۔ پھر اس لفظ کو باغ کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔ جو سایہ دار درختوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور پھر آخر میں یہ لفظ ثواب و انعام ملنے کی جگہ یعنی بہشت کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ بہشت کو جنت اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ وہاں گھنے درخت اور باغات ہیں۔ جو ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپائے ہوئے ہیں اور اس لفظ کی جمع جنّات'' اُنہتر مرتبہ قرآن کریم میں آئی ہے یعنی وہاں ایک ہی باغ نہیں ہوگا بلکہ طرح طرح کے باغات ہوں گے۔

2- دارالسلام:

یعنی امن و سلامتی کا گھر اور جنت سے زیادہ اس نام کا اور کون مستحق ہو سکتا ہے جہاں جنتیوں کے لئے ہر مشکل، پریشانی، مصیبت، آفت، بیماری، تکلیف اور فتنے سے امن و سلامتی میسر رہے گی اسی دارالسلام کے بارے میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ﴿الانعام: 127﴾

ترجمہ: "اُن کے لئے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے"

دوسری جگہ فرمایا:

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ (یونس: 25)

ترجمہ: "اور اللہ تمہیں دارالسّلام کی طرف دعوت دے رہا ہے"

3- دارالخلد:

"ہمیشہ کا گھر" یہ دنیا یقیناً فانی اور اس کی نعمتیں عارضی ہیں۔ البتہ ہمیشہ کا گھر یقیناً آخرت ہی ہے۔ وہاں کی نعمتیں بھی جاودانی اور سزا بھی ابدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ﴿حم السجدۃ: 28﴾

ترجمہ: "اسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا گھر ہوگا۔"

دارالخلد کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی اور اس میں کمی نہ ہوگی۔ دوسری جگہ فرمایا:

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿ھود: 108﴾

ترجمہ: "ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا"

اور پھر فرمایا:

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿ص: 54﴾

ترجمہ: "یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں"

اور پھر فرمایا:

اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ﴿الرعد: 35﴾

ترجمہ: "اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔"

اور اہلِ جنت کو یہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ میسّر رہیں گی۔ اور وہ کبھی ان سے محروم نہ ہوں گے۔ نیز فرمایا:

وَمَاهُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿الحجر 48﴾

ترجمہ: ''اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔''

4- دار المقامہ:

''ابدی سکونت کا مقام'' یہاں کی زندگی ہمیشہ کی ہوگی اور پُر سکون ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ ﴿فاطر 34,35﴾

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا۔ اب یہاں ہمیں کوئی مشقت پیش نہیں آئے گی۔

5- جنت الماویٰ:

یعنی ایسی جنت جہاں ٹھکانہ مل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿النجم: 15﴾

ترجمہ: اُسی کے پاس رہنے کی جنت ہے۔

یہ جنتیوں کی مہمانی کا پہلا مقام یعنی ''ریسٹ ہاؤس'' ہے۔

6- جنات عدن:

یعنی ایسی جنتیں جہاں کی رہائش ہمیشہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ﴿الصف : 12﴾

ترجمہ: اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر (تمہیں عطا فرمائے گا)

7- دارالحیوان

ایسی زندہ رہنے کی جگہ جہاں موت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿العنکبوت : 64﴾

ترجمہ: اصل زندگی کا گھر تو دارِ آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے۔

8- الفردوس:

یہ جنتوں میں اعلیٰ ترین مقام ہے۔ جس کے باغات انگوروں کی بیلوں کے درمیان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً

﴿الکہف : 107﴾

ترجمہ: البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے ان کی میزبانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے۔

9- جنات النعیم:

ہر طرح کی ظاہری و باطنی نعمتوں سے مالا مال جنتیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيْمِ ﴿لقمان : 8﴾

ترجمہ: البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں ان کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں۔

10- المقام الامین:

پُر امن جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿الدخان: 51,52﴾

ترجمہ: خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں۔

11- مَقْعَدِ صِدقٍ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ ﴿القمر: 54,55﴾

ترجمہ: نافرمانی سے پرہیز کرنے والے یقیناً باغوں اور دریاؤں میں ہوں گے۔ سچی عزت کی جگہ۔

☆......☆......☆

جنت کی وسعت

حضرت عتبہ بن غزوانؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا یعنی آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بَیْنَ مُصَارِیْعِ الْجَنَّۃِ مَسِیْرَہ' اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَیْھَا یَوْم'' وَّ ھُوَ کَظِیْظ'' مِّنَ الزِّحَامِ ﴿رواہ مسلم﴾

ترجمہ: ''جنت کے کسی بھی ایک دروازے کے دونوں دالانوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ جنت (اتنی وسعت و کشادگی کے باوجود) لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔''

آپ دیکھیں کہ عالمِ آخرت کے صحیح اور پوری تفصیل کے ساتھ مکمل حالات کا ادراک ہمارے بس میں ہی نہیں۔ عقلِ انسانی بڑی محدود اور وہ عالم ہر اعتبار سے لا محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں' نبیوں' صدیقوں' متقیوں اور نیکو کار لوگوں کو نوازنے کے لئے کتنی بڑی جنت کا اہتمام کیا ہے۔ اس کا کامل تصور تو ہمارے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ البتہ عقل انسانی میں سب سے بڑی اور وسیع کائنات کا جو تصور موجود ہے اس سے بڑی چیز انسانی فہم میں سما ہی نہیں سکتی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی وسعت اور کشادگی صرف ایک آسمان کو نہیں بلکہ تمام انسانوں اور زمین کو قرار دیا ہے۔ فرمایا:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿آل عمران 133﴾

ترجمہ: ”اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“

☆......☆......☆
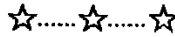
حوضِ کوثر کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا (کہ وہ کیا چیز ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے یعنی جنت میں میرے لئے مخصوص ہے۔ اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح لمبی ہیں۔" حضرت عمرؓ نے یہ سن کر عرض کیا کہ وہ پرندے تو بہت فربہ اور تنومند ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا

ترجمہ: ان پرندوں کے کھانے والے (یعنی جنتی لوگ) ان پرندوں سے بھی زیادہ توانا اور خوشحال ہوں گے۔

﴿رواہ الترمذی منقول از مظاہر حق جدید 216: ج 5﴾

☆......☆......☆

جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟"

سرکار ﷺ فرماتے ہیں "اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کیا اور تم نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تمہیں جنت میں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تم جنت میں جہاں جانا چاہو گے وہ گھوڑا برق رفتاری کے ساتھ دوڑے گا اور گویا اُڑا کر تمہیں لے جائے گا۔" مزید فرمایا کہ:

فَقَالَ اِنْ یُدْ خِلْکَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ تَکُوْنُ فِیْھَا مَا اشْتَھَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ

ترجمہ: "ہر وہ چیز ملے گی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھیں پسند کریں گی"

﴿رواہ ترمذی از منقول کتاب مظاہر حق جدید ص 37 ج 5﴾

☆......☆......☆

جنت کی حوریں اور بیویاں

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جنتیوں میں سب سے کم رتبہ کا جو شخص ہوگا اس کے 80 ہزار خادم اور 72 بیویاں ہوں گی۔"

﴿سبعون زوجۃ شرح مشکوۃ ص 223﴾

ایک روایت میں ہے:

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ

ترجمہ: ہر ایک کے واسطے دو بیویاں ہوں گی

﴿جامع ترمذی ص 115﴾

اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے حوالے سے آیا:

وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

ترجمہ: "اس کی زوجیت میں بڑی آنکھوں والی بہتر عورتیں دی جائیں گی"

﴿مظاہر حق ص 727' ج 3﴾

ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو جنت میں دوسری نعمتوں کے ساتھ ایک نعمت حوریں بھی ملیں گی۔

﴿نکتہ﴾

مرد کو مان لینا چاہئے کہ عورت نعمت ہے۔ اب کتنی ملیں۔ شہید کے حوالے سے تو واضح ہے کہ 72 ملیں گی عام جنتی کو دو یا بہتر دونوں صورتیں

ممکن ہیں اور ایک بھی کیوں کہ روایت میں ہے کہ لکل واحد منھم سے شہید سبعین زوجۃ سے مستثنیٰ ہے۔

بقایا جنتی اپنے عموم سے نعمت حاصل کرتے ہیں یا خاصی انعامات الٰہی شامل ہوتی ہیں۔ حقیقت اللہ جانتا ہے۔ اب تھوڑی سی بات ہو جائے کہ یہ حوریں کیسی ہوں گی۔

گوری چٹی چمڑی والی خاتون کو عربی میں ''حُور'' کہتے ہیں اسی لئے ان اضافی خواتین کو حورانِ جنت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ان حورانِ جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿سورۃ الرحمٰن : 73﴾

ترجمہ: ''خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں ہوں گی۔''

نیز فرمایا:

وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿الواقعہ: 22,23﴾

ترجمہ: ''اور ان کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی حسین جیسے چھپا کے رکھے ہوئے موتی۔''

پھر فرمایا:

وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿الدخان: 54﴾

ترجمہ: ''اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔''

اور ان حوروں کی اضافی خوبی یہ ہے کہ ان جنتیوں سے پہلے کسی اور نے انہیں چھوا تک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿الرحمٰن: 74﴾

ترجمہ: ''ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے اُن کو نہ چھوا ہوگا۔''

جنت میں جانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اور خاص مہربانی ہوگی کہ جنتیوں کو اپنے خاندان کے ساتھ جنت میں اکٹھا فرما دیں

گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَ اَزۡوَاجِہِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِہِمۡ ﴿الرعد: 23﴾

ترجمہ: ''ایسے باغ جو اِن کی ابدی قیام گاہ ہوں گی وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباء و اجداد اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔''

چنانچہ اگر کسی جنتی کی بیوی نیک اور پارسا ہوئی تو اُسے جنت میں اپنے خاوند کے ساتھ رکھا جائے گا۔ البتہ جو لوگ پہلے گروہ میں جنت میں جائیں گے انہیں دو دو بیویاں ملیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لِکُلِّ امۡرِیءٍ مِّنۡھُمۡ زَوۡجَتَانِ

ترجمہ: ''ان میں سے ہر ہر فرد کی دو دو بیویاں ہوں گی۔'' (صحیح البخاری، صحیح مسلم)

اور یہ بیویاں کیسی خوبصورت ہوں گی اس کی تفصیل مذکورہ بالا حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔ فرمایا:

یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنۡ وَرَآءِ لَحۡمِھَا مِنَ الۡحُسۡنِ

ترجمہ: ''خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے پار ہڈیوں کی مخ بھی نظر آئے گی۔'' ﴿صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ حدیث 3074﴾

اور یہ بیویاں بہترین نسوانی خوبیوں سے آراستہ ہوں گی یعنی خوش اطوار خوش گفتار نسوانی جذبات سے مالا مال۔ خود شوہروں کی فریفتہ اور شوہروں کا دِل بہلانے والیاں۔ ان ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّآ اَنۡشَاۡنٰھُنَّ اِنۡشَآءً۔ فَجَعَلۡنٰھُنَّ اَبۡکَارًا عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿الواقعہ: 37,35﴾

ترجمہ: ''ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور

انہیں کنواریاں بنا دیں گے اپنے شوہروں کی فریفتہ اور ہم عمر۔"

پھر فرمایا:

وَكَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴿النباء : 33﴾

ترجمہ: "اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں"

جنت میں جانے والی ہر خاتون خواہ مرنے سے پہلے شادی شدہ اور بوڑھی ہو کر مری ہو جب جنت میں جائے گی تو کنواری ہو گی۔ خوش مزاج ہوگی اور خاوند کی ہم عمر ہوگی۔

ایک روایت میں فرمایا کہ "جنتیوں کی بیویاں اتنی حسین وجمیل ہوں گی کہ اگر ان میں سے ایک عورت اہلِ ارض کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیان کا سارا حصہ چمک اٹھے اور خوشبو سے بھر جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ اتنا قیمتی ہوگا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب الجھاد باب الحور العین)

☆......☆......☆

جنت میں نیند نہیں آئے گی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنتی سوئیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ وَ لَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ''نیند یعنی سونا موت کا بھائی ہے اور ظاہر ہے کہ جنتی مریں گے نہیں اور جب وہ مریں گے نہیں تو سوئیں گے نہیں۔'' (رواہ البیہقی فی شعب الایمان از منقول مظاہر حق: جلد 5 صفحہ 225)

☆......☆......☆

اہلِ جنت کی صفت

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ آئے گی اور نہ انہیں پاخانے کی ضرورت ہوگی۔ برتن ان کے سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی اور پسینہ ان کا مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے واسطے دو عورتیں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان میں آپس میں کوئی اختلاف اور بغض نہ ہوگا وہ سب ایک دل ہونگے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

﴿کتاب جامع ترمذی باب فی صفۃ اھل الجنۃ صفحہ 185﴾

جن کو جنت میں وہ اعلیٰ درجات نصیب ہوں گے جو مذکور ہوئے کیا وہ ایسے جہنمیوں کے برابر ہیں۔ جن کا یہ حال ہوگا؟

ظاہر بات ہے ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک تو درجات میں ہوگا اور دوسرا درکات (تہوں) میں۔ ایک نعمتوں میں پل رہا ہوگا دوسرا عذاب جہنم کی سختیاں جھیل رہا ہوگا۔ ایک اللہ کا مہمان ہوگا جہاں انواع و اقسام کی چیزیں اس کی تواضع اور اکرام کے لئے ہوں گی اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا قیدی۔

جہاں اس کو کھانے کے لئے تھوہر یا ناگ پھنی جیسا تلخ و کسیلا کھانا اور

پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

ببیں تفاوت رہ

از کجا است تا بہ کجا

☆......☆......☆

جنتی نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کی حاجت ہوگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سُنا آپ فرماتے ہیں:

جنت کے لوگ نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ بلغم پھینکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا "ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا اُس میں مُشک کی خوشبو ہو گی بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جائے گا اور تسبیح اور تحمید کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

﴿کتاب مسلم ص 390 ج 6﴾

☆......☆......☆

جنت کے دریاؤں کی صفت

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بہشت میں پانی شہد دودھ اور شراب کے دریا ہیں ان دریاؤں سے نہریں بھی پھوٹتی ہیں۔'' ﴿کتاب جامع ترمذی باب فی صفۃ انھار الجنۃ ص 199 ج 2﴾

یہاں پر یہ نکتہ یاد رہے۔ روایت میں جو شراب کے الفاظ آئے ہیں ان سے مراد شراب طہور ہے جو اپنی تمام صفتوں میں صاف و پاک اور حلال ہوگی ظاہر ہے دنیا کی شراب استعمال کرنا تو جنت سے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

☆......☆......☆

اہلِ جنت کا جھروکوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت والے اپنے بالا خانوں سے ایک دوسرے کو اپنے مختلف درجوں میں بیٹھے دیکھیں گے ﴿کتاب جامع ترمذی باب ماجاء فی تیراءون اھل الجنۃ فی الغرف ص 194﴾

جنت کا درخت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے۔ ﴿کتاب مسلم ص 386 ج 6﴾

ایک حدیث میں ہے جنت میں ایک درخت ہے جس کا سایہ اتنا ہے کہ ایک سوار سو سال میں بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔ یہ شجرۃ الخلد ہے ﴿مسند احمد ص 455 جلد 2 و اصلہ فی البخاری' کتاب بدء الخلق باب نمبر 8 ماجاء فی صفۃ الجنۃ و انھا مخلوقۃ﴾

☆......☆......☆

جنت کا مقام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب اللہ تعالیٰ نے بہشت و دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیلؑ کو یہ فرمان دیکر بہشت کی طرف بھیجا کہ بہشت اور اس کے ساز و سامان کو غور سے دیکھو آپ نے فرمایا جبریلؑ جنت کی طرف آئے اور جنت اور اس کے کل سامان کو دیکھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جبرئیلؑ واپس آئے اور عرض کیا:

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَد" اِلَّا دَخَلَهَا ﴿کتاب ترمذی ص 197 ج 2﴾

ترجمہ: "تیری عزت کی قسم اس کا ذکر جو بھی سنے گا وہ اس میں آنے کی کوشش کرے گا۔"

اہلِ جنت کی صفیں

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَة" صَفٌّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ ﴿جامع ترمذی ص 188 ج 2﴾

ترجمہ : ''جنت والے ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے جن میں سے اسی صفیں اس اُمت کی ہوگی اور چالیس صفیں دیگر تمام اُمتوں کی۔''

☆......☆......☆

جنت دُنیا کی طرح کیسے ہوسکتی ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ" رَّاَتْ وَ لَا اُذُنٌ" سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ" مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْ یَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لئے آنکھوں کا آرام یہ بدلہ ہے اُن کے کاموں کا۔''

﴿کتاب مسلم باب الجنۃ وصفۃ نعیمھا وہ اھلھا ص 385﴾

قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ انسان دیکھ رہا ہے اگر ایک کے استعمال میں نہیں تو دوسرے کے استعمال میں ہے۔ اگر ایک چیز ایک بندے نے نہیں دیکھی تو دوسرے انسان کی دیکھی ہوئی ہے مگر یہاں تو تمام دنیا میں دیکھنے والے اور محروم انسان کو فرمایا جا رہا ہے۔

مَا لَا عَیْنٌ" رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ" سَمِعَتْ

ان حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ جنت کیا دنیا جیسی یا فلاں مقام

جیسی ہوگی۔ فقط ایک مغالطہ ہے جو بعض افراد کو لگ گیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ."

ترجمہ: "میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہے۔"

﴿صحیح بخاری تفسیر سورۃ النازعات﴾

آپ ﷺ نے اشارہ کر کے واضح فرما دیا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں ہے یا یہ کہ جس طرح ایک انگلی دوسری انگلی سے ذرا سا آگے ہے۔ اسی طرح قیامت میرے ذرا سا بعد ہے۔ یعنی قیامت جب اچانک آ جائے گی تو کافر کس طرح نصیحت حاصل کر سکیں گے؟

مطلب ہے اس وقت اگر وہ توبہ کریں گے بھی تو وہ قبول نہیں ہوگی اس لئے اگر توبہ کرنی ہے تو یہی وقت ہے ورنہ وہ وقت بھی آ سکتا ہے کہ ان کی توبہ بھی غیر مفید ہوگی۔

☆......☆......☆

جنت اللہ کی رحمت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتَ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكَ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ ﴿کتاب صحیح مسلم ص 395 ج 6﴾

ترجمہ : ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعے رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے۔''

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔ جب تک اللہ کی رحمت نہ ہوگی۔'' صحابہؓ نے پوچھا۔ ''یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بھی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی۔''

﴿صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب القصد والمداومۃ علی العمل۔ صحیح مسلم۔ کتاب صفۃ القیامۃ باب لن یدخل احد الجنۃ بعملہ﴾

جنت میں موت نہیں نہ کوئی تکلیف

حدیث میں آتا ہے:

مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَ يَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ﴿کتاب جامع ترمذی باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا ص 180 ج دوم﴾

ترجمہ: ''جو کوئی جنت میں داخل ہوگا ناز و نعمت میں رہے گا۔ تکلیف و احتیاج اسکے پاس نہ آئیگا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ مرے گا نہیں اور نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ پھٹیں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔

جنت کی حقیقت

جنت کا وجود حق ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ اس وقت بھی موجود ہے اہلِ جنت جنت میں دائمی نعمتوں میں رہیں گے۔ جنت اللہ کا مخلوق کو انعام ہے۔ علامہ وحید الزماں صاحب نقل فرماتے ہیں "جنت اور دوزخ حق ہیں اور وہ دونوں مخلوق ہیں اور اس وقت بھی موجود ہیں۔ اہلِ جنت جنت میں دائمی نعمتوں میں رہیں گے اور دوزخ والے ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار رہیں گے۔ نہ جنت و دوزخ کبھی فنا ہوں گے اور نہ اُن میں رہنے والے کبھی فنا ہوں گے نہ جنت کی نعمتیں کبھی برباد ہوں گی اور نہ دوزخ کا عذاب مٹ سکے گا۔ ﴿کتاب ہدیۃ المهدی ص 135﴾ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَا ؤُهَا قَالَ لَبِنَة" مِنْ فِضَّةٍ وَ لَبِنَة" مِنْ ذَهَبٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَ ذْفُرُ وَ حَصْبَا ءُ هَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَا قُوْتُ وَ تَرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مِنْ

ترجمہ: "یا رسول اللہ ﷺ مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی سے۔ میں نے عرض کیا جنت کس چیز سے بنی ہے۔ فرمایا ایک اینٹ اس کی چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اس کا گارا خوشبو دار مشک کا ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔" ﴿کتاب جامع ترمذی باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمها ص 180 ج 2﴾

دوزخ کیا ہے

ارشادِ خداوندی ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّ قُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿سورۃ تحریم آیۃ 6﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جس پر سخت دل مضبوط فرشتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے وہ بجا لاتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔''

فرمانِ خداوندی ہے:

وَلِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ ط وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْھَا سَمِعُوْا لَھَا شَھِیْقًا وَّھِیَ تَفُوْرُ تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ط ﴿سورۃ الملک آیۃ 6﴾

ترجمہ: ''اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے جو بُری جگہ ہے جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کے بڑی زور کی آواز سُنیں گے معلوم ہوگا کہ ابھی دوزخ غصے کے مارے پھٹ جائے گی اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَّجُرُّوْنَهَا ﴿صحیح مسلم ص 394 ج 6 مع مختصر شرح نووی﴾

ترجمہ: ''اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہونگے۔''

اس میں آپ دیکھیں کہ جب کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زور دار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا:

اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ

ترجمہ: ''تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا۔''

اور جنت سے فرمایا:

اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ وَ لِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُهَا

ترجمہ: ''تو میری رحمت ہے۔ میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔''

﴿مسلم (اردو) ص 395 ج 2﴾

☆......☆......☆

دوزخ کی گہرائی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا حَجَر" رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِىْ فِی النَّارِ اْلاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا ﴿مسلم ص 392 باب الجنۃ و صفۃ﴾

ترجمہ: "یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا ہے۔"

دوزخ کی آگ کی گرفت

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ:

يَقُوْلُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ ﴿مسلم ص 394 ج 6﴾

ترجمہ: ''بعضوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑے گی اور بعضوں کو ازار بند باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو گردن تک۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ يُوْقِدُ بْنُ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا ﴿مسلم شریف کتاب الجنۃ وصفتہ﴾

ترجمہ: ''یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے 70 حصے گرمی ہے لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لئے) یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔''

☆......☆......☆

دوزخ میں موت نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو

اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُفْصَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَااَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَ یَآ اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَ یَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ ﴿کتاب مسلم شریف ص399 جلد 6﴾

ترجمہ: ''موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے جنت والوں کو یہ سُن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔''

جنتی جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے دُنیا کے واقعات یاد کریں گے اور ایک دوسرے کو سنائیں گے پھر ایک جنتی اپنے جنت کے ساتھیوں سے کہے گا کیا تم پسند کرتے ہو کہ ذرا جہنم میں جھانک کر دیکھیں شاید مجھے گمراہی کی باتیں کرنے والا وہاں نظر آ جائے تو میں تمہیں بتاؤں کہ یہ وہ شخص تھا جو مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

یعنی جھانکنے پر اسے جہنم کے وسط میں وہ شخص نظر آ جائے گا اور اسے

یہ جنتی کہے گا کہ مجھے بھی تو گمراہ کر کے ہلاکت میں ڈالنے لگا تھا یہ تو مجھ پر اللہ کا احسان ہوا ورنہ آج میں بھی تیرے ساتھ جہنم میں ہوتا۔ جہنمیوں کا حشر دیکھ کر جنتی کے دل میں رشک کا جذبہ مزید بیدار ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہمیں جنت کی زندگی اور اس کی نعمتیں ملی ہیں کیا یہ دائمی نہیں؟ اور اب ہمیں موت آنے والی نہیں ہے؟ یہ استفہام تقریری ہے یعنی اب یہ زندگیاں دائمی ہیں جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے نہ انہیں موت آئے گی کہ جہنم کے عذاب سے چھوٹ جائے اور نہ ہمیں کہ جنت کی نعمتوں سے محروم ہو جائیں۔

جہنم میں پینے کا پانی

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿سورۃ الرحمٰن آیۃ 43﴾

ترجمہ: ''اُس جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ یعنی جہنم میں بار بار پیاس کے مارے ان کا بُرا حال ہوگا بھاگ کر پانی کے چشموں کی طرف جائیں گے مگر وہاں کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جس کے پینے سے کوئی پیاس نہ بجھے گی اس طرح جہنم اور ان چشموں کے درمیان گردش کرنے ہی میں اُن کی عمریں گزر جائیں گی۔

☆......☆......☆

دوزخیوں کیلئے عذاب پر عذاب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ﴿سورۃ النحل﴾

ترجمہ: ''ہم نے اُنکا عذاب پر عذاب زیادہ کیا۔''

پھر فرمایا:

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُوْنَ

ترجمہ: ''وہ (عذاب) ان پر سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے۔''

پھر فرمایا:

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

ترجمہ: ''ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہوا اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔''

نیز فرمایا:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ

﴿سورۃ النساء آیت 56﴾

ترجمہ: ''جب ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب ہی بھگتے رہیں۔''

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایک جہنمی سے کہے گا کہ اگر تیرے پاس دنیا بھر کا سامان ہو تو کیا تو اس عذاب نار کے بدلے اسے دینا پسند کرے گا؟ وہ کہے گا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تجھ سے اس سے کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا تھا کہ میرے ساتھ شرک نہ کرنا۔ مگر تو شرک سے باز نہ آیا۔ (مسند احمد وھکذا اخرجہ البخاری ومسلم) اس سے معلوم ہوا کہ کافر کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے اس نے اگر دنیا میں کچھ کام بھی کئے ہوں گے تو کفر کی وجہ سے وہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن جدعان کی بابت پوچھا گیا کہ وہ مہمان نواز غریب پرور تھا اور غلاموں کو آزاد کرنے والا تھا کیا یہ اعمال اس کو نفع دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "نہیں" کیونکہ اس نے ایک دن بھی اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگی۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان) اسی طرح اگر کوئی شخص وہاں زمین بھر سونا بطور فدیہ دے کر یہ چاہے کہ وہ عذاب جہنم سے بچ جائے تو یہ ممکن نہیں ہوگا اول تو وہاں کسی کے پاس ہوگا ہی کیا؟ اور اگر بالفرض اس کے پاس دنیا بھر کے خزانے ہوں اور انہیں دے کر عذاب سے چھوٹ جانا چاہے تو یہ بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس سے وہ معاوضہ یا فدیہ قبول ہی نہیں کیا جائے گا جس طرح فرمایا ہے:

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ﴿البقرہ 123﴾

اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش اسے فائدہ پہنچائے گی اور فرمایا:

لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿سورۃ ابراھیم 31﴾

اس دن میں کوئی خرید و فروخت ہوگی نہ کوئی دوستی (ہی کام آئے گی)۔

☆......☆......☆

دوزخیوں کا لباس

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے لکھا ہے:

اُفِیْضَ عَلَیَّ اَسْرَار" مِنَ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ فَمِنْ اَسْرَارِ الْمَعَادِ سِرُّ لِبَاسِ اَهْلِ جَهَنَّمَ سَرَابِیْل" مِنْ قَطِرَانٍ

ترجمہ: "مجھ پر مبداء اور معاد کے اسرار اضافہ ہوئے تو معاد کے اسرار میں سے اہلِ جہنم کا لباس گندھک کے کرتے ہیں۔"

☆......☆......☆

دوزخیوں کا کھانا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''دوزخیوں پر بھوک کی مصیبت ڈالی جائیگی۔ اس بھوک کی تکلیف اتنی ہوگی کہ جن عذابوں میں وہ مبتلا ہیں اُن کے برابر بھوک ہو جائیگی تمام مصیبت ایک طرف اور یہ بھوک کی مصیبت ایک طرف چنانچہ وہ فریاد کریں گے اس کے جواب میں انہیں ضریع کا کھانا دیا جائیگا۔ جو نہ موٹا کریگا اور نہ بھوک دور کریگا وہ لوگ فریاد کر کے کھانا مانگیں گے اس کے جواب میں انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا۔''

﴿کتاب جامع ترمذی ص 207 ج 2﴾

☆......☆......☆

دوزخ کی آگ کی رنگت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دوزخ کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ لال ہوگئی پھر ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی۔ سواب وہ نہایت کالی سیاہ ہے۔''

﴿کتاب جامع ترمذی ص 209 ج 2﴾

☆......☆......☆

جو کام گناہ ہے ان کا ذکر یا جہنم کا ویزہ

گناہوں اور مصیبت کی بدولت بندہ دنیا میں بھی خسارے میں رہتا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی ناراضگی اور جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ حدیث میں تو آتا ہے کہ:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

ترجمہ: "اپنے گناہوں کی بدولت آدمی کبھی اپنی روزی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔" پھر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

﴿کتاب ابن ماجہ ص 40 ج 1﴾

ترجمہ: "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔"

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا کہ اگر ایسا ہوا تو میں یہودی ہوں۔ آپ نے فرمایا "اس نے دوزخ واجب کر لی ہے" ﴿ابنِ ماجہ ص 584 ج 1﴾

کچھ ملاحظہ فرمایئے کہ ہمیں ان کاموں کو نہیں کرنا چاہیے ورنہ ہم جہنم کا ویزہ پا رہے ہیں۔

1- شرک کرنا۔

2- سود لینا یا سود دینا۔

3- سود کا گواہ بننا۔

4- زنا کرنا۔

5- غیبت کرنا۔

6- ماں باپ کی توہین کرنا۔

7- پارسا عورتوں پر تہمت لگانا۔

8- اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جانا۔

9- ختم نبوت کا انکار کرنا۔

10- اصحاب رسول کو بُرا کہنا۔

11- حلالہ کروانا۔

12- یتیم کا مال ناجائز طریقے سے کھا لینا۔

13- اپنی اولاد کو قتل کرنا۔

14- عورتوں کا قبرستان جانا۔

15- قبروں پر چراغاں کرنا۔

16- کم تولنا۔

17- لواطت کرنا۔

18- جھوٹی قسمیں کھانا۔

19- نماز کو ترک کرنا۔

20- شراب پینا۔

21- تین دن سے زیادہ کسی سے دنیاوی وجہ سے بول چال نہ کرنا۔

22- ڈاکہ ڈالنا۔

23- چوری کرنا۔

24- زمین کی علامتوں اور اس کی حدود کو بدلنے والا۔

25- جاندار کی تصویر بنانے والا۔

26- کسی جاندار ذی روح کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے والا۔

27- ہیجڑا بننے والے مرد اور مَردوں کا روپ اختیار کرنے والی عورتیں۔

28- اندھے کو غلط راستہ بتانے والا۔

29- چوپائے سے جفتی کرنے والا۔

30- جانور کے منہ پر داغ دینے والا۔

31- بیوی کو اس کے خاوند یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلانے والا۔

32- عورت کا اپنے مرد سے بغاوت کرنا۔

33- جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہو۔

34- زمین میں فساد کرنے والا۔

35- رشتے ناطے توڑنا۔

36- اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کرنا۔

37- اللہ کی نازل کردہ بینات ہدایات اور نشانیوں کو چھپانا۔

38- جو شخص کافروں کے طور طریق کو مسلمانوں سے زیادہ راست اور درست قرار دے۔

39- رشوت لینے والا اور دینے والا۔

40- دین میں نئی بات یا بدعت ایجاد کرنا۔

41- جن عورتوں سے نکاح حرام ہے اُن سے نکاح کرنا۔

42- غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔

43- جادوگر۔

44- ظالم حکمران۔

45- موضوع روایت کو جانتے ہوئے صحیح کہنا۔

46- غیر اللہ کی قسم کھانا۔

47- وہ عورت جو گودنے والی ہو گدانے والی ہو یا جوڑنے والی ہو جڑوانے والی ہو۔

48- دانتوں کو باریک کرنے والی ہو یا جس کے دانت باریک کئے جائیں۔

49- جہاد سے بھاگنے والا۔

50- انسان کو حقیر سمجھنے والا۔

51- غیر اللہ کو سجدہ کرنا۔

52- کسی مسلمان کو قتل کرنا۔

53- حق بات کو چھپانا۔

54- اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے سے مباشرت کرنا۔

55- داڑھی مسنون رکھ کر منڈوانا۔

56- حج کی طاقت توفیق ہوتے ہوئے نہ کرنا۔

57- بغیر شرعی عذر کے رمضان کے روزے نہ رکھنا۔

58- لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا اور خود بے عمل ہونا۔

59- ملاوٹ کرنے والا۔

60- تکبر کرنا۔

61- پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔

62- درود کا منکر۔

63- موسیقی سننا یا سنانا۔

64- جانور کے ساتھ بدفعلی کرنا۔

65- حرام کمانے اور کھانے والا۔

66- خودکشی کرنا۔

67- ستاروں کی تاثیر پر یقین۔

68- زکوٰۃ روکنے والا۔

69- چادر ٹخنے کے نیچے تکبر سے لٹکانے والا۔

70- احسان کر کے جتانے والا۔

71- جھوٹ بول کر مال بیچنے والا۔

72- پانی کی فراوانی پا کر ضرورت مند کو پانی نہ دینے والا۔

73- اپنے حاکم کی بیعت صرف دنیا کے لئے کرنا۔

74- دولت جمع کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرنا۔

75- غنی ہو کر صدقات کھا جانا۔

76- راستے سے تکلیف دے چیزیں نہ ہٹانا۔

یہ جو آپ کے پیش نظر ایک لسٹ پیش کی ہے جس میں وہ گناہ نقل کئے جو کبیرہ ہیں۔ اور وہ بھی جو صغیرہ ہیں یہ ایسے گناہ ہیں جو انسان کی دنیا بھی تباہ کرتے ہیں اور آخرت بھی۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم بھی کر سکتے ہیں اور اللہ کی ناراضگی کی وجہ بن کر جہنم میں بھی لے جا سکتے ہیں۔

امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِيَّاكُمْ وَ مُحَقِّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ

﴿کتاب گناہ اور ان کے اثرات صفحہ 14﴾

ترجمہ: ”حقیر گناہوں سے بھی بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ جب اکٹھے ہو جاتے ہیں تو آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ گناہ کی وجہ سے دنیا میں آفتیں عالم برزخ میں عذاب اور پھر عالم حشر میں خوف و مقام جہنم میں داخلے کا لمحہ پھر دوزخ کا عذاب۔ آیئے ان گناہوں کو نہ کرنے کا عہد کر کے جہنم کے ویزہ سے بچئے۔

ویسے تو جہنم کے حوالے سے اور بھی بے شمار حوالہ جات موجود ہیں مگر منکر مانتا نہیں اور صاحب ایمان کے لئے ایک ہی واقعہ و حوالہ کافی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے بچائے اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرمائے جو جنت میں

لے جانے والے ہوں۔ آمین۔

☆......☆......☆

جنت کے مستحق افراد کی صفت ...... جنت کا ویزا

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں :

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ o اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ o اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ o

﴿پ 25 سورۃ الزخرف آیت 70,69,68﴾

ترجمہ: ''(اور مومنین کو حق تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ) اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے۔ (وہ بندے) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے تم اور تمہاری ایماندار بیبیاں خوش بخت جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

پھر فرمایا:

وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o

﴿سورۃ الزخرف آیت 72﴾

ترجمہ: ''اور (ان سے کہا جائے گا) کہ یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے۔ اپنے نیک اعمال کے عوض میں۔''

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا۔ مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ ذَارَحِمِكَ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ تَمَسَّكَ بِمَآ اُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ تَمَسَّكَ بِهٖ

ترجمہ: ''آپ نے فرمایا وہ کام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔'' جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ ان باتوں پر چلا جن کا حکم کیا گیا یا میں نے جن کا حکم کیا تو جنت میں جائے گا۔'' ﴿صحیح مسلم ص 90 باب الایمان﴾

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا میں اگر فرض نمازوں کو ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام اس سے زیادہ کچھ نہ کروں تو میں جنت میں جاؤں گا؟ قَالَ نَعَمْ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ شخص بولا قسم اللہ کی میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔'' ﴿مسلم کتاب الایمان ص 91﴾

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے سواری پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے کہا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں آپ کا یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا اے معاذ انہوں نے پھر وہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ انہوں نے پھر وہی جواب دیا آپ نے فرمایا جو بندہ گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو

اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ﴿مسلم ص 122 ج 1﴾

ترجمہ: ''اللہ حرام کرے گا اس کو جہنم پر۔''

حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

وَمَنْ يَتَقَبَّلُ لِيْ بِوَاحِدَةٍ اَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا ﴿کتاب ابن ماجہ ص 516 ج 1﴾

ترجمہ: ''جو میری ایک بات قبول کریگا میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں میں نے عرض کیا میں قبول کروں گا آپ نے فرمایا لوگوں سے بھیک نہ مانگو اسکے بعد ثوبان کی یہ حالت تھی کہ اگر گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا گر جاتا تو کسی سے مدد نہ مانگتے بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اسے اٹھاتے۔''

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو ہر ایک کو سلام کیا کرو کھانا کھلایا کرو رات کو جب لوگ سوتے ہوں تو نمازیں پڑھا کرو۔''

تَدْخُلُو الْجَنَّةَ سَلَامٍ ﴿ابنِ ماجہ ص 381 ج 1﴾

ترجمہ: ''تو جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

اب تھوڑی سی بات اللہ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے متعلق کرنا چاہوں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک

يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ لَا يَجْمَعُ غُبَارٌ'' فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانَ جَهَنَّمَ

﴿جامع ترمذی باب ما جاء فی فضل البکاءِ من خشیۃِ اللہ تعالیٰ ص 99﴾

ترجمہ: تھن سے نکلا ہوا دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہوگا۔''

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بارہ رکعت سنتوں کی پابندی کی اس کے لئے

بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ'' فِي الْجَنَّةِ

﴿ابن ماجہ ص 327 باب ما جاء اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ رکعۃ من السنۃ﴾

جنت میں محل تیار کر دیا جاتا ہے چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور دو صبح سے پہلے۔"

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نجات کس طرح ہے۔

قَالَ اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانِکَ وَ یَسَعْ لَکَ بَیْتُکَ وَ اَبْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ

﴿کتاب جامع ترمذی ص 133 ج 2﴾

ترجمہ: "فرمایا اپنی زبان روک لو اور چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔"

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص مجھے اپنی داڑھوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے تو میں

اَتَکَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

ارشاد ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

﴿سورۃ المومنون آیت 11 تک﴾

ترجمہ: "بالتحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) برکنار رہنے والے ہیں اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے حفاظت نہیں کرتے کیونکہ ان پر اس میں کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد شرعی سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی سپردگی میں لی ہوئی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (پس) ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

یاد رکھئے اللہ نے قرآن و پیغمبر کے ذریعے اپنی رضا و ناراضگی کا طریقہ بتا دیا جن کاموں اور نظریات کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اس کا رستہ بھی تمام مخلوق کو بتا دیا گیا راستے صاف دکھا دیئے۔ جنت کی بشارت بھی دی گئی اور دوزخ کا عذاب بھی بتایا گیا انسان کو جو کام جنت میں لیجاتے ہیں اُن کی کچھ تفصیل آپ نے ملاحظہ کی یہ وہ اعمال ہیں جو کرے گا سمجھے وہ جنت کا ویزہ لے رہا ہے۔

☆......☆......☆

جنت والوں سے اللہ راضی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں تم کو اس سے عمدہ کوئی چیز دوں وہ عرض کریں گے اے رب اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ پروردگار فرمائے گا:

فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ وَلَآ اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا

﴿کتاب مسلم ص 387 ج 6﴾

ترجمہ: ''میں نے تم پر اپنی رضامندی اُتاری۔ اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔''

☆......☆......☆

دیدارِ الٰہی سب سے بڑی نعمت

حضرت صہیبؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تمام جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ (جو کچھ تمہیں عطا کیا جا چکا ہے) اس سے زیادہ کچھ اور تم مجھ سے چاہتے ہو۔ عرض کریں گے (پروردگار) کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن و منور نہیں کیا۔ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا کیا آپ نے ہمیں دوزخ کی آگ سے نجات نہیں دی۔'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى

﴿مسلم شریف و مظاہر حق ص 229 ج 5﴾

ترجمہ: ''تب حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی ذات اقدس تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔''

واضح رہے کہ حجاب کا اٹھنا اہلِ جنت کو حیرانی و تعجب سے نکالنے کے لئے ہوگا۔ یعنی اس وقت جنتی اس حیرانی و تعجب میں ہوں گے کہ آخر اب کونسی نعمت رہ گئی ہے جو اللہ ہمیں عطا کرنا چاہتا ہے۔ انسان کی آنکھیں اللہ کی حقیقت کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ قیامت والے دن اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور جنت میں بھی اس

کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اس لئے معتزلہ کا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ صحیح نہیں کیونکہ اس نفی کا تعلق دنیا سے ہے اسی لئے حضرت عائشہؓ بھی اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتی تھیں۔ جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ نبی ﷺ نے (شب معراج میں) اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے اس نے قطعاً جھوٹ بولا ہے۔ ﴿صحیح بخاری۔ تفسیر سورۃ الانعام﴾ کیونکہ اس آیت کی رو سے پیغمبر سمیت کوئی بھی اللہ کو دیکھنے پر قادر نہیں ہے۔ البتہ آخرت کی زندگی میں یہ دیدار ممکن ہوگا۔ جیسے دوسرے مقام پر قرآن نے اس کا اثبات فرمایا:

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَۃٌ ﴿القیامۃ﴾

"کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔"

انسان کا مقصد

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ٥ ﴿سورہ الحدید آیت 21﴾

ترجمہ: "تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہے عنایت کرے ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اُس کا ایک مقصد ہوتا ہے کام کرنے والا اچھا کام کرے یا بُرا بہرحال وہ ایک مقصد رکھ کر کام کرتا ہے اور انسان مقامِ ابتداء سے انتہاء تک جانا چاہتا ہے شعبہ کوئی بھی ہو اُس میں کاملیت اور بلندی ہر انسان کا خواب ہے۔ جب انسان اپنے مختلف مقاصد کو پورا کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو پھر اُنہیں نقائص کو دور کرنے کے لئے اُس شعبہ کے ماہرین کی طرف رجوع کرتا ہے تاکہ اُس کو کامیابی اور بلندی نصیب ہو انسان مجبور ہونے کے باوجود بااختیار بننے کی کوشش کرتا ہے کبھی وہ دنیاوی معاملات میں بااختیار ہو کر اپنے کام میں سرخرو ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مجبور محض ہوتا ہے۔

یہ حال تو ایک دنیا پرست کا ہے مگر خدا پرست کو فقط اُس کے حال پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ کتابوں' پیغمبروں کے ذریعہ نجات و عذاب کا ایک نظام بتایا گیا دونوں راستوں کی طرف رہنمائی کر کے جزا کا نام جنت سزا کا نام دوزخ بتایا گیا۔ اللہ پاک نے انسان کو ہر انداز سے اچھا بنایا۔ اچھا سکھایا۔ اچھا چلایا۔ ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿سورہ التین آیت 3﴾

ترجمہ: ''ہم نے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازہ پر۔''

پھر فرمایا:

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ ۝

ترجمہ: ''سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے اور اُس کو ظاہراً اکرام و انعام دیتا ہے تو وہ (بطور فخر) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی۔''

پھر فرمایا:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا۔ ﴿سورہ الدھر پ 29﴾

ترجمہ: ''ہم نے اُس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔ اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں۔ تو (اسی واسطے) ہم نے اس کو سنتا دیکھتا سمجھتا بنایا۔ ہم نے اُس کو (بھلائی بُرائی پر مطلع کر کے) رستہ بتلایا۔ یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر یا تو وہ شکر گزار اور مومن ہو گیا یا ناشکرا اور کافر ہو گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مراحل سے اچھے انداز سے گزارا اور ایک ضابطہ بیان فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿سورہ الذّٰریٰت آیت 56﴾

ترجمہ: ''اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری

عبادت کیا کریں۔"

آپ غور کریں کہ انسان (لیعبدون) اللہ کی توحید و احکام کو ماننے کا اور اُس پر عمل کرنے کا پابند ہے۔ جب انسان توحید کو مانتا ہے شرک و بدعات سے بیزار و کنارہ کش رہتا ہے اور عمل صالحہ کرتا ہے تو آواز خداوندی ملتی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّ ئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ۔ ﴿سورہ العنکبوت آیت 57﴾

ترجمہ: "اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہم ان کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے دریا چلتے ہوں گے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے۔"

دراصل جنت تو نیک آدمی کو مل ہی جائے گی جنت کے پس پردہ جو اللہ کی رضا ہے ساری کائنات کی توجہ اسی طرف مذکور کروائی جا رہی ہے اسی راز اور نکتے کو مزید واضح ایک حدیث میں یوں کیا گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَآ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ لَآ اَنَا اِلَّآ اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىْ رَبِّىْ بِرَحْمَتِهٖ

﴿صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ص 382 ج 6﴾

ترجمہ: "کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جائے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔"

اہلِ علم اس روایت کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت کے جانے میں، اور اعمال صالحہ کی توفیق، اخلاص بھری ہدایت اور اللہ کے ہاں ان کی قبولیت، اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت خاص کی مرہون منت ہے۔

انسان کا نفس

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بالشَّھَوَاتِ ﴿صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ص 385 ج 2﴾

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت گھری ہوئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھری ہوئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔''

یعنی انسان جب من پسند لذت حاصل کرنے میں اپنی قوت سرف کرتا ہے جن کا تعلق اسلامی احکام کے تحت نہیں تو بندہ فقط دنیا داری میں گم ہو جاتا ہے جبکہ انسان دیندار پہلے ہے بعد میں دنیادار اور دنیا بھی وہی جو دینداری کے تحت ہو۔

قرآن پاک میں آتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا ﴿سورہ شمس آیت 9﴾

ترجمہ: ''بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور وہ شخص ناکام رہا جس نے اس کو گناہوں میں دبا دیا۔''

مطلب صاف ہے کہ جس نے اطاعت اور بندگی کر کے اس کو بڑھایا اور اس کو نمایاں اور سربلند کیا اس نے فلاح پائی۔ لیکن جس نے اللہ کی معصیت کر کے اس کو گناہوں میں دبا دیا اور اپنے آپ کو خوار اور ذلیل کیا وہ

سراسر خسارے میں رہا۔

"دنیا داری باعثِ عبرت ہے"

دیندار دنیا میں زیادہ مشغولیت سے پرہیز کرتے ہیں دنیا کی مثال جال کی طرح ہے۔ جتنا تڑپو گے جال کے اندر۔ جال گھسے گا کھال کے اندر۔ ایک دنیا پرست کی مثال کیا ہے۔ بقول شاعر ؎

وَ كَاْسٍ شَرِبْتُ عَلٰى لَذَّةٍ وَ اُخْرٰى تَدَاوَيْتُ مِنْهَا بِهَا

ترجمہ: "شراب کا ایک پیالہ تو میں نے لذت کے حصول کے لئے پیا (اس سے جو درد اٹھا) اس کے علاج کے لئے دوا کے طور پر دوسرا پیالہ لیا۔" دوسرا شاعر کہتا ہے:

فَكَانَتْ دَوَائِي وَهِيَ دَائِي بِعَيْنِهٖ

كَمَا يَتَدَاوٰى شَارِبُ الْخَمْرِ بِالْخَمْرِ

ترجمہ: "جس سے مجھے درد ہو وہی میری دوا ٹھہری جیسے شرابی پی پی کر اپنا علاج کرتا ہے۔" ﴿گناہ اور ان کے اثرات ص 19﴾

عرب شاعر کیا خوب کہتا ہے:

يَا آمِنًا مَعَ قَبِيْحِ الْفِعْلِ مِنْهُ هَلْ اَتَاهُ تَوْقِيْعُ اَمْنٍ اَنْتَ تَمْلِكُهُ

"بُرے کردار کے ساتھ بے خوف رہنے والے کیا تیرے پاس کوئی پروانہ امن ہے جو تیرے پاس ادھر ہے۔"

جَمَعْتَ شَيْئَيْنِ اَمْنًا وَ اِتِّبَاعَ هَوًى هٰذَا فَوَاحِدُهُمَا فِي الْمَرْءِ تُهْلِكُهُ

تو نے دو چیزیں اپنے ساتھ اکٹھا کر رکھی ہیں بے خوفی اور خواہشات کی پیروی جبکہ ان میں سے ایک چیز اسی آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔"

بات دراصل یہ ہے کہ ہر بات ایک تاثر چھوڑتی ہے ہر تکلیف ایک درد

کا نام دیتی ہے پیاس پانی کی طالب ہے بھوک کھانے کو تلاش کرتی ہے۔
انسان کی سماعت آواز کے لئے آنکھ سرور کے لئے چہرہ نور کے لئے وجود فہم شعور کے لئے تو ماننا پڑے گا کہ انسان کا جینا و مرنا ہوگا اللہ تعالیٰ کے نور کے لئے نہ کہ من پسند فتور کے لئے۔

☆......☆......☆
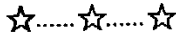
جنت اور جہنم میں جھگڑا

اللہ کی تقدیر اور قضاء میں یہ بات ثبت ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جنت کے اور کچھ ایسے ہوں گے جو جہنم کے مستحق ہوں گے اور جنت و جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دیا جائے گا جیسا کہ حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں جنت نے کہا کیا بات ہے کہ میرے اندر وہی لوگ آئیں گے جو کمزور اور معاشرے کے گرے پڑے لوگ ہوں گے؟ جہنم نے کہا میرے اندر تو بڑے بڑے جبار اور متکبر قسم کے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت کی مظہر ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں اپنا رحم کروں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو میرے عذاب کی مظہر ہے تیرے ذریعے میں جس کو چاہوں سزا دوں اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ دونوں کو بھر دے گا۔ جنت میں ہمیشہ اس کا فضل ہوگا اور وہاں جگہ خالی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو جنت کے باقی ماندہ رقبے میں رہے گی اور جہنم جہنمیوں کی کثرت کے باوجود ھل من مزید کا نعرہ بلند کرے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا جس پر جہنم پکار اٹھے گی قَطْ قَطْ وَعِزَّتِکَ ''بس بس تیری عزت و جلال کی قسم''

﴿ صحیح بخاری کتاب التوحید۔ باب ماجاء فی قولہ تعالیٰ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین و تفسیر سورہ ق۔ مسلم۔ کتاب الجنۃ باب النار یدخلھا الجبارون والجنۃ

﴿یدخلھا الضعفاء﴾

کافر فرشتوں کو دیکھنے کی آرزو تو کریں گے لیکن موت کے وقت جب یہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان کے لئے کوئی خوشی اور مسرت نہیں ہوگی اس لئے کہ فرشتے انہیں اس موقع پر عذاب جہنم کی وعید سناتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے خبیث روح خبیث جسم سے نکل۔ جس سے روح دوڑتی اور بھاگتی ہے جس پر فرشتے اسے مارتے اور کوٹتے ہیں جیسا کہ سورۃ الانفال 50 سورۃ الانعام آیت 93 میں ہے اس کے برعکس مومن کا حال وقت احتظار (جان کنی کے وقت) یہ ہوتا ہے کہ فرشتے اسے جنت اور اس کی نعمتوں کی نوید جاں فزا سناتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ حم السجدہ 30-32 میں ہے اور حدیث میں بھی آتا ہے۔

”اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی نکل اور ایسی جگہ چل جہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور وہ رب ہے جو تجھ سے راضی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت کا دن ہے امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ دونوں ہی قول صحیح ہیں اس لئے کہ دونوں ہی دن ایسے ہیں کہ فرشتے مومن اور کافر دونوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں مومنوں کو رحمت و رضوان الٰہی کی خوش خبری اور کافروں کو ہلاکت وخسران کی خبر دیتے ہیں۔

☆......☆......☆

چھوٹے بچے اور جنت؟

چھوٹے بچوں کی بابت اختلاف ہے مسلمانوں کے بچے تو جنت میں ہی جائیں گے البتہ کفار ومشرکین کے بچوں میں اختلاف ہے کوئی توقف کا' کوئی جنت میں جانے کا اور کوئی جہنم میں جانے کا قائل ہے امام ابن کثیر نے کہا ہے کہ میدان محشر میں ان کا امتحان لیا جائے گا جو اللہ کے حکم کی اطاعت اختیار کرے گا وہ جنت میں اور جو نافرمانی کرے گا جہنم میں جائے گا۔ امام ابن کثیر نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اس سے متضاد روایات میں تطبیق بھی ہو جاتی ہے مگر صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کے بچے بھی جنت میں جائیں گے۔

﴿صحیح بخاری 3 ,251 ,348﴾

بدنصیب اہلِ جہنم کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم سب کو بالآخر میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے جنہوں نے میرا اور میرے رسولوں کا اتباع کیا ہوگا میں انہیں اچھی جزا دوں گا اور جو شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہی کے راستے پر چلتا رہا ہوگا اسے سخت سزا دوں گا جو جہنم کی صورت میں تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ شیطان کا میرے نیک بندوں پر داؤ نہیں چلے گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان سے ایسا گناہ نہیں ہوگا کہ جس کے بعد وہ نادم اور تائب نہ ہوں کیونکہ وہی گناہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہے کہ جس کے بعد انسان کے اندر ندامت کا احساس اور توبہ و انابت الی اللہ کا داعیہ پیدا نہ ہو۔ ایسے گمان کے بعد ہی انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور بالآخر دائمی تباہی و ہلاکت اس کا مقدر بن جاتی ہے اور اہلِ ایمان کی صفت یہ ہے کہ گناہ پر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً توبہ کر کے آئندہ کے لئے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پھر شیطان کو کہا کہ تیرے جتنے بھی پیروکار ہوں گے سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

جس طرح جنت میں اہلِ ایمان کے درجات مختلف ہوں گے اسی طرح جہنم میں کفار کے عذاب میں تفاوت ہوگا جو گمراہ ہونے کے ساتھ دوسروں کی

گمراہی کا سبب بنے ہوں گے ان کا عذاب دوسروں کی نسبت شدید تر ہوگا۔

☆......☆......☆

یومِ حسرت

اللہ تعالیٰ نے روز قیامت کو یوم حسرت کہا اس لئے کہ اس روز سب ہی حسرت کریں گے بدکار حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے برائیاں نہ کی ہوتیں اور نیکوکار اس بات پر حسرت کریں گے کہ انہوں نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہیں کمائیں؟ چنانچہ حساب کتاب کر کے صحیفے لپیٹ دیئے جائیں گے اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے حدیث میں آتا ہے کہ اس کے بعد موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا جنتیوں اور دوزخیوں دونوں سے پوچھا جائے گا اسے پہچانتے ہو یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر ان کے سامنے اسے ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان کر دیا جائے گا کہ اہلِ جنت! تمہارے لئے جنت کی زندگی ہمیشہ کے لئے ہے اب موت نہیں آئے گی دوزخیوں سے کہا جائے گا اے دوزخیو! تمہارے لئے یہ دوزخ کا عذاب دائمی ہے اب موت نہیں آئے گی۔

﴿صحیح بخاری سورۃ مریم و مسلم کتاب الجنۃ باب النار یدخلها الجبارون﴾

☆......☆......☆

جنت میں چودھویں رات کے چاند کی طرح شکلیں

امام احمد نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ جنت میں رات اور دن نہیں ہوں گے صرف اجالا ہی اجالا اور روشنی ہی روشنی ہوگی۔ حدیث میں ہے جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی وہاں انہیں تھوک آئیں گے نہ رینٹ اور نہ بول و براز ان کے برتن اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی ان کا بخور خوشبودار (لکڑی) ہوگی۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا۔ ہر جنتی کی دو دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا ان کے حسن و جمال کی وجہ سے ان میں باہم بغض اور اختلاف نہیں ہوگا ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

﴿صحیح بخاری۔ بدء الخلق۔ باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ ومسلم۔ کتاب الجنۃ باب فی صفات الجنۃ واھلھا﴾

☆......☆......☆

جنت کی خوبیاں

جنت کی بے شمار خوبیاں ہیں کچھ عرض کرنا چاہوں گا:

1- جس طرح دنیا میں وہ دودھ بعض دفعہ خراب ہو جاتا ہے جو گایوں' بھینسوں اور بکریوں وغیرہ کے تھنوں سے نکلتا ہے جنت کا دودھ چونکہ اس طرح جانوروں کے تھنوں سے نہیں نکلے گا بلکہ اس کے دریا ہوں گے اس لئے جس طرح وہ خراب ہونے سے محفوظ ہوگا نہایت لذیذ بھی ہوگا۔

2- دنیا میں تو پانی کسی ایک جگہ کچھ دیر پڑا رہے تو اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور اس کی بو اور ذائقے میں تبدیلی آ جاتی ہے جس سے وہ مضر صحت ہو جاتا ہے جنت کے پانی کی یہ خوبی ہوگی کہ اس میں کوئی تغیر نہیں ہوگا یعنی اس کی بو اور ذائقے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جب پیو تازہ مفرح اور صحت افزا جب دنیا کا پانی خراب ہو سکتا ہے تو شریعت نے اسی لئے پانی کی بابت کہا ہے کہ یہ پانی اس وقت تک پاک ہے جب تک اس کا رنگ یا بو نہ بدلے کیونکہ نجاست کی وجہ سے رنگ یا بو یا ذائقہ متغیر ہونے کی صورت میں پانی ناپاک ہو جائے گا۔

3- دنیا میں جو شراب ملتی ہے وہ عام طور پر نہایت تلخ بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے علاوہ ازیں اسے پی کر انسان بالعموم حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ اول فول بکتا ہے۔ اور اپنے جسم تک کا ہوش اسے نہیں رہتا۔ جنت کی شراب دیکھنے

میں حسین۔ ذائقے میں اعلیٰ اور نہایت خوشبودار ہوگی اور اسے پی کر ہر انسان ایسی لذت و فرحت محسوس کرے گا جس کا تصور اس دنیا میں ممکن نہیں۔

جیسے قرآن میں فرمایا:

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿سورۃ الصافات 47﴾

ترجمہ: ''نہ اس سے چکر آئے گا نہ عقل جائے گی۔''

4- شہد میں بالعموم جن چیزوں کی آمیزش کا امکان رہتا ہے جس کا مشاہدہ دنیا میں عام ہے جنت میں ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ بالکل صاف شفاف ہوگا کیونکہ یہ دنیا کی طرح مکھیوں سے حاصل کردہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے بھی دریا ہوں گے۔

اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ ''جب بھی تم سوال کرو تو جنت الفردوس کی دعا کرو اس لئے کہ وہ جنت کا درمیانہ اور اعلیٰ درجہ ہے اور وہیں سے جنت کے دریا پھوٹتے ہیں اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے۔''

﴿صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد۔ باب درجات المجاهدین فی سبیل الله﴾

☆......☆......☆
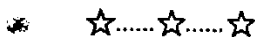
جنت میں ایک ساتھ

جن کے باپ اپنے اخلاص و تقویٰ اور عمل و کردار کی بنیاد پر جنت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی ایماندار اولاد کے بھی درجے بلند کر کے ان کو ان کے باپوں کے ساتھ ملا دے گا۔ یہ نہیں کرے گا کہ ان کے باپوں کے درجے کم کر کے ان کی اولاد والے کمتر درجوں میں انہیں لے آئے یعنی اہلِ ایمان پر دو گونہ احسان فرمائے گا ایک تو باپ بیٹوں کو آپس میں ملا دے گا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں بشرطیکہ دونوں ایماندار ہوں دوسرا یہ کہ کم تر درجے والوں کو اٹھا کر اونچے درجوں پر فائز فرما دے گا ورنہ دونوں کے ملاپ کا یہ طریقہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے کلاس والوں کو بی کلاس دے دے یہ بات چونکہ اس کے فضل و احسان سے فروتر ہوگی اس لئے وہ ایسا نہیں کرے گا بلکہ بی کلاس والوں کو اے کلاس عطا فرمائے گا یہ تو اللہ تعالیٰ کا وہ احسان ہے جو اولاد پر آباء کے عملوں کی برکت سے ہوگا اور حدیث میں آتا ہے کہ اولاد کی دعا و استغفار سے آباء کے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

جنت میں ایک شخص کے جب درجات بلند ہوتے ہیں تو وہ اللہ سے اس کا سبب پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تیرے لئے تیری اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔'' ﴿مسند احمد 509/2﴾

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ ''جب

انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں اور تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔"

﴿مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ﴾

آزمائش اور جنت

کیا بغیر قتال و شدائد اور آزمائش کے تم جنت میں چلے جاؤ گے؟ نہیں بلکہ جنت ان لوگوں کو ملے گی جو آزمائش میں پورا اُتریں گے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا ﴿البقرہ 214﴾

ترجمہ: ”کیا تم نے گمان کیا کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر وہ حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے لوگوں پر آئی تھی انہیں تنگ دستی اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ خوب ہلائے گئے۔“

مزید فرمایا:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿العنکبوت 2﴾

ترجمہ: ”کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ انہیں صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی؟“

مال و دولت دنیا کے پیچھے لگ کر آخرت تباہ کرنے کی بجائے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا اور اللہ کی مغفرت اور اس کی جنت کا راستہ اختیار کرو جو متقین کے لئے اللہ نے تیار کی ہے چنانچہ متقین کی چند خصوصیات کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو محض خوش حالی میں ہی نہیں۔ تنگ دستی کے موقع پر بھی خرچ کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر موقع پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی جب غصہ انہیں بھڑکاتا ہے تو اسے پی جاتے ہیں یعنی اس پر عمل نہیں کرتے اور ان کو معاف کر دیتے ہیں جو ان کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔

یعنی جب ان سے بہ تقاضائے بشریت کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے تو فوراً توبہ و استغفار کا اہتمام کرتے ہیں۔

جہنم کا پُل

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جہنم کے اوپر پُل بنایا جائے گا جس میں سے ہر مومن و کافر کو گزرنا ہوگا مومن تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلد یا بدیر گزر جائیں گے کچھ تو پلک جھپکنے میں کچھ بجلی اور ہوا کی طرح کچھ پرندوں کی طرح اور کچھ عمدہ گھوڑوں کی اور دیگر سواریوں کی طرح گزر جائیں گے یوں کچھ بالکل صحیح سالم۔ کچھ زخمی تاہم پل عبور کر لیں گے کچھ جہنم میں گر پڑیں گے۔ جنہیں بعد میں شفاعت کے ذریعے نکال لیا جائے گا لیکن کافر اس پُل کو عبور کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے اور سب جہنم میں گر پڑیں گے۔

جنت کی بادشاہت

دنیا میں تو عارضی طور پر بطور انعام یا بطور امتحان لوگوں کو بھی بادشاہتیں اور اختیار و اقتدار مل جاتا ہے لیکن آخرت میں کسی کے پاس بھی کوئی بادشاہت اور اختیار نہیں ہوگا صرف ایک اللہ کی بادشاہی اور اس کی فرماں روائی ہوگی اسی کا مکمل اختیار اور غلبہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ط وَ کَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ﴿الفرقان 26﴾

ترجمہ: ''بادشاہی اس دن ثابت ہے واسطے رحمٰن کے اور یہ دن کافروں پر سخت بھاری ہوگا۔''

پھر فرمایا:

لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ط لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ﴿المؤمن 16﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ پوچھے گا آج کس کی بادشاہی ہے؟ پھر خود ہی جواب دے گا ایک اللہ غالب کی۔''

☆......☆......☆

جنت میں ملاپ

حدیث میں آتا ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ترجمہ: ''آدمی انہی کے ساتھ ہوگا جن سے اس کو محبت ہوگی۔''

﴿صحیح بخاری کتاب الآداب باب نمبر 97۔ علامۃ حب اللہ عز و جل مسلم کتاب البرو الصلۃ والآداب باب المرء مع من احب حدیث نمبر 1640﴾

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کو جتنی خوشی اس فرمانِ رسول ﷺ کو سُن کر ہوئی اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی رفاقت پسند کرتے تھے بعض صحابہؓ نے نبی ﷺ سے یہ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اور ہمیں اس سے فروتر مقام ہی ملے گا اور یوں ہم آپ ﷺ کی اس صحبت و رفاقت اور دیدار سے محروم رہیں گے جو ہمیں دنیا میں حاصل ہے بعض صحابہؓ نے بطور خاص نبی ﷺ سے جنت میں رفاقت کی درخواست کی۔

اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ

جس پر نبی کریم ﷺ نے انہیں کثرت سے نفلی نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

فَاَعِنِّ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ

﴿صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ باب فضل السجود والحث علیہ حدیث نمبر 488﴾

"پس تو کثرت سجود کے ساتھ اپنی مدد کر۔"

علاوہ ازیں ایک اور حدیث ہے

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

﴿ترمذی۔ کتاب البیوع باب ما جاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم﴾

ترجمہ: "راست باز امانت دار تاجر انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

صدیقیت۔ کمال ایمان و کمال اطاعت کا نام ہے۔ نبوت کے بعد اس کا مقام ہے۔ امت محمدیہ میں اس مقام میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے ممتاز ہیں اور اسی لئے بالاتفاق غیر انبیاء میں وہ نبی ﷺ کے بعد افضل ہیں۔ صالح وہ ہیں جو اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کامل طور پر ادا کرے اور ان میں کوتاہی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نیک قرابت داروں کو آپس میں جمع کر دوں گا تاکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں حتیٰ کہ ادنیٰ درجے کے جنتی کو اعلیٰ درجہ عطا فرما دے گا تاکہ وہ اپنے قرابت دار کے ساتھ جمع ہو جائے اور قرآن میں فرمایا:

وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ﴿الطور 21﴾

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ ان کی اولاد کو اور ان کے عملوں سے ہم کچھ گھٹائیں گے نہیں۔"

اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نیک رشتے داروں کو اللہ تعالیٰ جنت میں جمع فرما دے گا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس ایمان اور عمل صالح کی پونجی نہیں ہوگی تو وہ جنت میں نہیں جائے گا چاہے اس کے دوسرے نہایت قریبی رشتے دار جنت میں چلے گئے ہوں کیونکہ جنت میں داخلہ حسب نسب کی بنیاد پر نہیں ایمان و عمل کی بنیاد پر ہوگا۔

مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

﴿صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن﴾

ترجمہ: ”جسے اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔“

☆......☆......☆

استغفار کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو استغفار کا حکم دیا اپنے لئے بھی اور مومنین کے لئے بھی استغفار کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے احادیث میں بھی اس پر بڑا زور دیا گیا ہے ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ!

تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

﴿صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی فی الیوم واللیلۃ﴾

ترجمہ: "لوگو! بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کیا کرو میں بھی اللہ کے حضور روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔"

حضرت عمرؓ بھی ایک مرتبہ نماز استسقاء کے لئے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار پڑھ کر منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں نے بارش کو بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں جن سے بارش زمین پر اترتی ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت حسن بصری کے متعلق مروی ہے کہ ان سے آ کر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی اسے بھی انہوں نے استغفار کی تلقین کی کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اسے بھی انہوں نے یہی نسخہ بتلایا ایک اور شخص

نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا اسے بھی فرمایا استغفار کر کسی نے جب ان سے کہا کہ آپ نے استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی یہ وہ نسخہ ہے جو ان سب باتوں کے لئے اللہ نے بتایا ہے۔ (الیسر التفاسیر)

اسی لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے استغفار کریں تاکہ اللہ ہمیں معاف فرما کر جنت کا ویزہ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

دنیا میں جنت

آپ حیران ہو گئے ہوں گے کہ دنیا میں بھی جنت ہے دنیا کی جنت سے میری مُراد مکہ اور مدینہ ہے الحمد اللہ میرے لئے یہ بات بڑی اعزاز کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ماہ رمضان میں عمرہ کی سعادت نصیب فرمائی اور میں نے وہاں کے فیوض و برکات لوٹنے کی سعادت حاصل کی میں نے وہاں پر اللہ کی بے انتہا رحمتیں دیکھیں اور بخشش کے بے شمار راستے دیکھے اور میرے لئے سب سے بڑی بات کہ اُن مقامات جہاں پر ہادی برحق سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کی جبین مبارک بھی نامعلوم کتنی مرتبہ سجدہ ریز ہوئی ہوگی یہ سوچ کر میرا جسم خوف اور خوشی کے ایک انجانے احساس سے لرزنے لگتا تھا اور میں اپنے کیئے گناہوں کے تناظر میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ کیا میں واقعی اس عظیم اعزاز کا حقدار تھا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کرتے ہوئے عطا کیا میں اللہ تعالیٰ کا ہر لحہ شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت نصیب فرمائی کچھ میں وہاں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔

شہرِ مکہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکہ کو اس دن سے ہی

حُرمت والا بنا دیا ہے جس دن سے زمین و آسمان بنائے تھے اور قیامت تک حرمت والا ہے۔ ﴿مسلم 437﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو البلد الحرام کے خطاب سے بھی نوازا ہے ایک روایت میں ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز (دوسری مساجد کی نسبت) ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔ ﴿صحیح الجامع الصغیر 714/2﴾ سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی شریف مین ایک نماز پچاس ہزار گنا فضیلت رکھتی ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پر ایک لاکھ گنا ثواب ملتا ہے۔ ﴿ابن ماجہ ص 102﴾ بیت اللہ اس عدیم النظیر شہر کا جاہ و جلال اور عظمت درحقیقت اس سادہ و بے نمود مکان کی مرہون منت ہے جس کی صداقت اور حقانیت پر چار ہزار برس کے حوادثات اور انقلابات بھی کوئی دھبہ نہیں لگا سکے۔ چند پتھروں سے چُنی ہوئی چار دیواری جو کروڑوں انسانوں کی پرستش گاہ اور قبلہ وجوہ ہے جو نہ صرف زندگی میں قبلہ جاناں ہے بلکہ مر جانے کے بعد بھی منہ اسی کی سمت کیا جاتا ہے اور خداوند تعالیٰ کے جلال اور قدوسیت نے تمام عالم میں صرف اسی جہت کو اپنا نشیمن قرار دیا۔ بیت اللہ کی تاریخ اور فضیلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّةَ مُبَارَکًا وَّ هُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ۔

﴿آل عمران: 96﴾

ترجمہ: ”کہ بے شک سب سے پہلا گھر (عبادت گاہ) جو انسانوں (کی ہدایت) کے لئے تعمیر کیا گیا وہ مکہ مکرمہ میں ہے جو خیر و برکت والا اور جہان والوں کے لئے مرکز ہدایت ہے۔

بیت اللہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعمیر کیا گیا تھا سب سے پہلے اسے فرشتوں نے بنایا پھر آدمؑ نے اس کی تعمیر کی طوفانِ نوح کیوجہ سے جب اس کے نشانات مٹ گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے سابقہ بنیادوں کو

ازسرِ نو اٹھایا۔ ﴿تفسیر ابن کثیر سورت بقرہ آیت نمبر 127﴾

یہ نگری رب کریم کی اس نعمتِ بیکراں پر جس قدر ناز کرے کم ہے کہ اسی کی آغوش میں رحمتِ کائنات۔ فخرِ موجودات۔ مولائے کُل۔ ختم رسل۔ حبیب خُدا محمد مصطفیٰ ﷺ عالمِ قدس سے جہان رنگ و بو میں جلوہ افروز ہوئے پھر اس کی محبت حضور انور ﷺ کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کر گئی کہ مشرکین کے روح فرسا و جاں گداز مظالم کے باوجود اس کی جدائی کا صدمہ ناقابلِ برداشت تھا۔ تیرہ سال کی مسلسل جفاکشی اور قریش کے پیہم جور و جفا کے باوجود آپ کے دل میں مکہ مکرمہ چھوڑنے کا خیال تک نہ آیا اس عرصے میں جو کچھ آپ پر بیتی اس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس دل دوز داستان کو لکھتے وقت قلم لرز جاتا ہے جب سخت نامساعد حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ترکِ وطن کر کے مدینہ طیبہ کو توحیدِ خداوندی اور تبلیغ اسلام کا مرکز بنانے کا حکم دیا تو نبی کریم ﷺ نے رات کی تاریکی میں جب کہ ہر سو خاموشی اور سناٹا تھا اس مقدس شہر سے رخصت ہوتے وقت حسرت بھری نگاہوں سے اس کے در و دیوار اور حجر و شجر کو دیکھ کر دردِ دل سے ارشاد فرمایا:

مَـا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَـدٍ وَّ اَحَبَّكِ اِلَـيَّ وَلَـوْلَا اَنَّ قَـوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ۔ ﴿مشکوٰۃ شریف ص 238﴾

ترجمہ: ''اے مکہ! تو کتنا ذی شان شہر ہے اور مجھے کس قدر محبوب و مرغوب ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی دوسری جگہ قیام نہ کرتا۔''

سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے ہجرت کا حکم بارگاہِ خداوند قدوس سے نہ ملتا تو میں مکہ مکرمہ کی سکونت ہرگز نہ چھوڑتا میں نے آسمان کو مکہ مکرمہ کی زمین سے زیادہ قریب کہیں بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میرے دل نے مکہ معظمہ کی سرزمین کے سوا کہیں قرار و سکون حاصل

کیا اور مجھے اس شہر میں چاند بے حد حسین و جمیل دکھائی دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدم میں سے انبیاءؑ کو منتخب فرمایا پھر ان میں رسولوں کو چنا اور رسولوں میں سے اولوالعزم رسولوں کا انتخاب ہوا جن کا تذکرہ سورہ احزاب اور سورہ الشوریٰ میں موجود ہے پھر ان اولوالعزم رسولوں میں سے اپنے خلیلؑ اور حبیبؐ کو منتخب فرمایا۔

پھر ان دونوں کے لئے بہترین اور بزرگی والی جگہ مکہ مکرمہ کو پسند فرمایا جہاں مناسک حج ادا کیئے جاتے ہیں جہاں کا داخلہ عاجزی' انکساری' خشیت اور تذلل کے ساتھ ننگے سر اور دنیا کا لباس ترک کر کے احرام پہنے ہوتا ہے۔

پھر احرام کی حالت میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری بھی عجب حکمت کی حامل ہے دنیا میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی آدمی دنیا کے بادشاہوں کے در پر جاتا ہے تو وہ خوبصورت قیمتی اور فاخرانہ لباس پہن کر بڑے ٹھاٹھ سے جاتا ہے لیکن اس کے برعکس جب وہ اللہ کریم کے در پر حاضری دیتا ہے تو بے حد سادہ اور مختصر سا لباس زیب تن کئے عجز و انکساری سے جا رہا ہوتا ہے یہی فرق ہے رب کے دروازہ اور دنیا کے بادشاہوں کے دروازے میں۔

مکہ مکرمہ روئے زمین پر سب جگہوں سے زیادہ عزت اور بزرگی والا شہر ہے اور آسمان کے نیچے یقینی طور پر سب سے افضل جگہ ہے یہ معزز شہر مہبط وحی' نزول قرآن مجید اور ظہور اسلام کا مقدس مرکز ہے اس شہر میں ایک ہی دین اور مذہب کا بول بالا ہے دوسرے کسی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں اس شہر میں کافر کا داخلہ ممنوع ہے مشرکین کا داخلہ صرف بیت اللہ میں نہیں بلکہ پورے مکہ معظمہ حدودِ حرم میں ممنوع ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

﴿سورہ توبہ رکوع 4 آیت 28﴾

ترجمہ: ''مشرکین نجس ہیں پس یہ مسجد حرام کے قریب نہیں آ سکتے۔''

شکار کرنا بھی قطعی حرام ہے اس شہر کے درخت کاٹنا بھی حرام ہے۔ دجال کے داخلہ سے یہ شہر محفوظ رہے گا۔ اس مقدس شہر میں ہر روز جنت سے ہوا کے جھونکے اور خوشبو آتی ہے اہل مکہ نماز میں کعبہ شریف کی طرف چاروں سمت سے رخ کرتے ہیں جب کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا شہر نہیں جہاں نماز میں چاروں طرف رخ کیا جا سکتا ہو اس بیت محرم میں جو سارے جہاں کا قبلہ اور تمام مساجد کا مرجع ہے مکہ مکرمہ کی فضیلت ہزار ہا سال سے چہار دانگ عالم میں جگمگا رہی ہے اس میں متعدد معظم اور متبرک شعائر موجود ہیں اس زمین قدس میں مقام ابراہیم۔ سیراب کرنے والا زمزم' حطیم' حجر اسود ہے صفا مروہ دو بڑی علامتیں ہیں یہ سب اپنی جگہ پر قائم ہے ان میں سے کچھ آپ کے سامنے تحریر کرنا چاہوں گا۔

حجرِ اسود

بیت اللہ کے مشرقی و جنوبی کونہ میں سیاہ پتھر (ٹکڑوں کی شکل میں) نصب ہے۔ جس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ حجرِ اسود جنت سے نازل ہوا تھا جو دودھ سے بڑھ کر سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ ﴿ترمذی 98/2﴾

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حجرِ اسود کو روز قیامت اس حال میں اُٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس کے ساتھ کلام کرے گا اور ہر اس مومن کے حق میں شہادت دے گا جس نے خلوص کے ساتھ اس کا استلام کیا۔ ﴿ترمذی 123/2﴾

ملتزم

یہ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار کا حصہ ہے

اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک اور سینہ مبارک رکھا تھا اور بازو پھیلا کر ساتھ چمٹ گئے تھے اور گڑگڑا کر دعائیں کیں نیز آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔ ﴿ابو داؤد 120/2﴾

رکن یمانی

حجرِ اسود سے شروع کریں تو چوتھا (جنوبی) کونہ ہے۔ یمن کی جانب ہونے کی وجہ سے اسے رکن یمانی کہا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے دورانِ طواف ہر چکر میں اس پر ہاتھ پھیرا تھا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حجرِ اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ ﴿ترمذی 122/2﴾

مقامِ ابراہیم

مقامِ ابراہیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى

ترجمہ: ''کہ مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ۔''

اس حکم کے مطابق ہر شخص طوافِ کعبہ سے فارغ ہو کر اس مقام پر دو رکعت (نفل) نماز پڑھتا ہے۔

آج کل مقامِ ابراہیم (پتھر) بیت اللہ کے دروازے کے سامنے جالی دار چھوٹے گول گنبد کی صورت میں ایک موٹے شیشے کے اندر محفوظ ہے۔ مشہور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اس پتھر پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی دیواروں کی تعمیر کرتے رہے اس پتھر پر آپ ہی کے قدموں کے نشان ہیں پہلے یہ پتھر بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا تو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے دوران اسے پیچھے ہٹا کر موجودہ مقام پر کر دیا۔ غالباً ان کا مقصد یہ تھا کہ

مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنے والوں کا رش طواف کرنے والوں کے لئے رکاوٹ اور تنگی کا باعث نہ بنے آپ کے اس عمل پر کوئی اعتراض نہ ہوا۔ ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

بئرِ زمزم

یہ وہ بابرکت کنواں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ابتداءً حضرت ہاجرہ کی بے تابی اور حضرت اسماعیلؑ کی پیاس بجھانے کی خاطر جاری فرمایا تھا اور وہ اب تک جاری و ساری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمزم کا پانی بابرکت ہے اور یہ کھانے والے کی خوراک اور پینے والے کے لئے باعث شفاء ہے اور فرمایا زمزم کا پانی پینے والے کی غرض کو پورا کرے گا۔ ﴿السلسلۃ الصحیحہ 883﴾

رسول اللہ ﷺ اسے ڈول اور مشکیزے بھر بھر کر اپنے ساتھ (مدینہ منورہ) لیجاتے۔

حطیم

خانہ کعبہ کی عمارت سے ملحق شمال کی جانب نصف دائرہ کی شکل میں بنی ہوئی دیوار کے اندر جو جگہ ہے اس جگہ کا نام حطیم ہے یہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے جسے مشرکین مکہ نے خرچ کی کمی کی وجہ سے چھت ڈالے بغیر چھوڑ دیا تھا اس جگہ میں نماز ادا کرنا گویا بیت اللہ کے اندر نماز ادا کرنا ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کے شوق کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے میرا بازو پکڑ کر حطیم میں کھڑا کر دیا اور فرمایا یہاں نماز ادا کرلو یہ بیت اللہ کا ہی حصہ ہے ﴿ترمذی 97/2﴾

صفا...... مروہ

صفا اور مروہ کعبہ شریف کے قریب دو پہاڑیاں ہیں جن پر سیدہ ہاجرہؓ نے پانی کی تلاش میں انتہائی بے تابی کے عالم میں سات چکر لگائے تھے اللہ کریم کو ان کا یہ عمل اس قدر پسند آیا کہ اسے حج اور عمرہ کا لازمی رکن قرار دے دیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک دن عرفات' منیٰ' مزدلفہ' جبلِ رحمت اور دوسری جگہوں پر بھی جانے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس مقدس شہر میں (جنت المعلاء) نامی قبرستان بھی ہے۔

المدینۃ المنوّرہ

اس شہر کا قدیم نام یثرب تھا بعد ازاں رحمت کائنات ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے پر مدینۃ منورہ جیسے دل آویز نام سے شہرت پذیر ہوا۔

مدینہ المنورہ مسلمانانِ عالم کا دینی و روحانی مرکز اور رشد و ہدایت کا گہوارہ ہے۔ جس کی درخشندگی کو فخر دو کونین حضرت محمد ﷺ نے دوشِ مہتاب بنایا اسے دیار یار ﷺ کی محبت موجب تسکین و طمانیت قلبی اور جزو ایمان ہے اور اس کی عظمتوں کی پاسداری موجب نجات و فلاح اخروی ہے اس شہر کے معرض وجود میں آنے کے اسباب و عوامل کیا تھے؟ کس نیک سرشت انسان کی کاوشوں سے یہ غنچہ بہاران گل و گلزار بنا۔ کتنی اقوام کی آماجگاہ بننے کا اسے فخر حاصل ہوا اس سرچشمہ رشد و ہدایت نے دنیا کے ویرانے کو ابدی بہاروں اور سرمدی شادابیوں سے کیسے سرفراز کیا یثرب کی بستی جسے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے دار الہجرت ہونے کا ہی شرف حاصل نہیں ہوا بلکہ تا قیام قیامت آپ کے مسکن آخری ہونے کی لازوال سعادت حاصل ہوئی۔ ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد اس شہر مقدس کو مدینۃ النبی ﷺ کہا گیا اور پھر مدینہ اس شہر کا نام قرار پایا اس شہر میں دنیا کا سب سے عظیم اور اللہ کا سب سے مقرب و

محبوب بندہ آرام فرما ہے اور اس ذات اقدس کی مبارک زندگی کے کامل دس سال اس شہر کی گلیوں میں بسر ہوئے اسی کے ساتھ آپ کے رفقاء' ازواج مطہرات و بنات اور عقیدت مندوں کی ہزاروں داستانیں اس شہر سے متعلق ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیر اور ثور کے درمیان مدینہ حرم ہے جس نے اس میں بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا نفل اور فرض کچھ بھی قبول نہ ہوگا۔ ﴿بخاری 251﴾

ایک جگہ فرمایا اگر کوئی مسلمان مدینہ کی کسی مشکل پر صبر کرے گا تو میں روزِ قیامت اس کی سفارش کروں گا۔ ﴿مسلم 443﴾

اور پھر فرمایا مدینہ (خبیث) لوگوں کو اس طرح نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ ﴿بخاری 252﴾

میں بہت خوش نصیب ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسجد نبوی ﷺ کی زیارت نصیب فرمائی مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت کے متعلق کچھ تحریر کرنا چاہوں گا۔

روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی ساتھ ہی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی مبارک قبریں تھیں۔

روضۃ الجنۃ

یہ جگہ درحقیقت جنت کا ٹکڑا ہے جو دنیا میں منتقل کیا گیا اور قیامت کے دن یہ حصہ جنت میں چلا جائے گا نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو جگہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ ﴿بخاری 253﴾

ستون ہائے رحمت

ریاض الجنہ میں واقع آٹھ ستون مثالی اور تاریخی نوعیت کے حامل ہیں جنہیں ستون ہائے رحمت کہا جاتا ہے ان میں سے ہر ستون نور کا مینار' فضیلت کا مرکز' سعادتوں کا مظہر' سرُ ور و کیف کا مصدر' قبولیت دعا کی جگہ اور نجات و مغفرت کا آئینہ دار ہے یہ تاریخی ستون ان ناموں سے یاد رکھے جاتے ہیں :

اسطوانہ حنانہ — اسطوانہ عائشہ — اسطوانہ ابی لبابہ

اسطوانہ سریر — اسطوانہ تہجد — اسطوانہ وفود

اسطوانہ حرس — اسطوانہ جبرائیل

صحابہ کرامؓ ان ستونوں کے پاس بڑے اہتمام سے نوافل ادا کرتے تھے۔ ﴿صحیح بخاری ج 1 ص 72﴾

جنت البقیع یا اِلٰہی مہمان خانہ

جنت البقیع وہ عدیم النظیر قبرستان ہے جس کے ریگ زاروں میں لا تعداد قدسی نفوس اور فلک رسالت کے درخشندہ ستارے آسودہ خواب ہیں جس خوش نصیب کو بقیع کی خاک نصیب ہو جائے گویا اسے جنت کی ضمانت مل گئی مدینہ طیبہ کا یہ شہر خموشاں ایک پُر تکلف اِلٰہی مہمان خانہ ہے مدینہ منورہ کا یہ واحد قبرستان جس کا اصل نام بقیع الغرقد ہے غرقد عربی میں جھاڑیوں کی زمین کو کہتے ہیں بقیع حضور اقدس ﷺ کے عہد سے اب تک مدینہ کا قبرستان رہا ہے اس میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں جن میں خاص طور پر قابل ذکر خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ ہیں۔

حضرت عائشہؓ اور حضور ﷺ کی ازواج مطہرات علاوہ ازیں سیدہ فاطمہؓ

اور دوسری صاحبزادیاںؓ نیز نواسے حضرت حسنؓ اور متعدد اہلِ خانہ اور آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم آپ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت ابوسعید خدریؓ عبداللہ بن جعفر طیارؓ اور بہت سے صحابہ مدفون ہیں۔

رسول اللہ ﷺ وقتاً فوقتاً اس قبرستان میں جایا کرتے تھے اور دعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔ ﴿مسلم 313﴾

شہداء اُحد

غزوہ احد میں ستر جلیل القدر قدسی الصفات صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا تھا ان شہداء کی تدفین بھی احد ہی میں عمل میں لائی گئی ان میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ بھی شامل تھے۔

جبل اُحد

اُحُدٌ "رُکْنٌ" مِنْ اَرْکَانِ الْجَنَّۃِ کوہ احد جنت کا ایک رکن ہے سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ تاجدار مدینہ ﷺ کی نظر شفقت جبل احد پر پڑی اور زبان سے بے ساختہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی اور فرمایا یہ پہاڑ ہمیں محبوب رکھتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔

مسجد قباء

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ پیدل اور کبھی سوار ہو کر مسجد قبا جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ﴿مسلم 448﴾ نیز فرمایا مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ ادا کرنے کے برابر ہے۔ ﴿ترمذی 269/1﴾

مسجد قبلتین

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس مسجد کا نام مسجد بنی سلیم تھا۔ سیدنا معاذ بن جبلؓ یہاں کے امام تھے' وہ اپنی نماز مسجدِ نبوی میں پڑھتے پھر اس مسجد میں آ کر اپنی قوم کی جماعت کرواتے۔

اسی طرح اور بے شمار مقامات ہیں جیسے ذوالحلیفہ ہے یہ مقام مدینہ منورہ سے تقریباً چھ سات میل کے فاصلے پر ہے جو بئر علی کے نام سے مشہور ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے اسی مقام سے احرام باندھا تھا۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں

اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کے پھلوں کو عجیب و غریب خاصیت فوائد اور برکات سے نوازا ہے یہ محض مقصودِ کائنات حضرت محمد ﷺ کی دعا کا کرشمہ ہے کہ پھلوں میں کثرت و بہتات اور گونا گوں فوائد پائے جاتے ہیں یوں تو یہ شہر یوم تاسیس سے ہی نخلستان و گلستان بن گیا تھا مگر اس کے حسن و رعنائی کو اس مقدس دعا اللھم بارک لنا فی الثمارنا نے دوبالا کر دیا بالخصوص کھجور کی افزائش میں بے پناہ اضافہ ہوا جس سے دنیا جہاں کے لوگ استفادہ کرنے لگے ایک کھجور کی اہمیت و فضیلت تحریر کرنا چاہوں گا۔

عجوہ :

اس کا درخت حضرت محمد ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے لگایا تھا۔
﴿فتح الباری ج 10 ۔ 238﴾

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عجوہ جنت کی کھجوروں میں سے ہے اور یہ زہر کا تریاق ہے۔ ﴿ترمذی شریف ج 2﴾

علامہ ابن قیم بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور انتہائی مفید لذیذ اور مقوی و پسندیدہ ہے اور یہ پیٹ کے کیڑوں کی قاتل ہے۔ ﴿فتح الباری ج 10 ص 240﴾

سیدنا سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا میری بیمار پرسی کے لئے رحمت کائنات ﷺ تشریف لائے آپ نے دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈ میں نے اپنے دل میں محسوس کی آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں دل کا عارضہ ہے پھر سات عدد کھجور عجوہ لے کر معجون بنائی اور استعمال کرنے کو فرمایا۔ ﴿ابوداؤد ج 2﴾

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی یہ سعادت نصیب فرمائے اور اگر آپ حج کیئے ہوئے ہیں تو آپ کوشش کریں کہ ماہ رمضان میں بھی عمرہ کے لئے جائیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ ﴿بخاری 251﴾

☆......☆......☆

دنیاوی آسائشیں اور جنت

اللہ وحدہ لاشریک کا بہت بڑا احسان ہے کہ اسی نے ہمیں ایمان جیسی لازوال دولت سے نوازا۔ اس نعمت کا ہم جسقدر بھی شکر بجالائیں کم ہے۔

انسان کو موجودہ دور میں معاشی مسائل کا جس طرح سامنا ہے اور اپنے معاشی معاملات کو درست رکھنے کے لئے جس طرح تگ و دو کرنا پڑ رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ہر آدمی اس دھن میں ہے کہ وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کو ایک بہتر معاشی زندگی سے ہمکنار کر سکے۔ ایسے لوگوں کے حالات اگر اپنے وطن عزیز میں درست نہیں ہو پاتے تو وہ بیرون ملک جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض حضرات مسلم ممالک میں روزگار کے حصول کے لئے جاتے ہیں اور بعض لوگوں کو اپنا معاشی مستقبل یورپی اور غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک میں محفوظ نظر آتا ہے۔ اگر آپ اسلام آباد جائیں اور ان یورپی ممالک کے سفارتخانوں کے باہر ہمارے ان نوجوانوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھیں جو ان یورپی ممالک میں جانے کے لئے بے قرار ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا پاکستان کا تمام نوجوان طبقہ اپنے ملک سے نکل کر ان یورپی ممالک میں رہائش پذیر ہو جانے کو ہی ترجیح دیتا ہے۔ میں ان عوامل پر بالکل بحث نہیں کر رہا جو ان نوجوانوں کو اپنی سرزمین سے دور دیارِ کفر میں لے جانے کا سبب بن رہے ہیں لیکن یہ بات ہم لوگوں کے مشاہدہ میں ہے کہ دیارِ کفر میں جانے والے یہ نوجوان نہ صرف اپنے ماں باپ، گھر والوں اور اپنے وطن اور اپنی اقدار سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں بلکہ دین کی بنیادی اساس کو بھی خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

آج ہمارے نوجوان طبقے کی نظروں میں امریکہ' برطانیہ اور فرانس جیسے ملکوں میں حصول روزگار کے لئے منتقل ہو جانا زندگی کا اہم ترین مقصد بن گیا ہے۔ یہ بھولے نوجوان اس مقصد کے لئے اپنی ایمان جیسی دولت کو بھی اہمیت نہیں دیتے۔ مسلمان تو دنیا میں آیا ہی اس لئے ہے کہ وہ اپنے اصل مقام یعنی جنت کے لئے اس دنیا میں تیاری کرے مگر افسوس ہمارا نوجوان اپنے اصل مقصد کو بھول کر زوال پذیر چیزوں کی طرف بھاگ رہا ہے۔

نہ ہماری حکومت اور نہ ہمارے علماء اس طرف توجہ دے رہے ہیں حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ لوگوں کو اسی ملک بدری کے خطرناک ایمانی نقصانات سے آگاہ فرمائیں۔

میرے نوجوان دوستو! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ جہاں ان یورپی ممالک کے ویزا کے حصول کے لئے بے چین' بے قرار اور مضطرب ہیں اس سے کہیں زیادہ آپ کو اپنے اصلی مقام یعنی جنت کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے کیونکہ جس کو جنت کا ویزہ مل گیا اس کو ابدی کامیابی مل گئی اور خدانخواستہ جو جنت کے ویزہ سے محروم رہ گیا وہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے محروم ہو گیا۔ آیئے ہم سب مل کر اسی جنت کے ویزہ کی کوشش کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومنوں کے لئے آراستہ فرمائی ہے اور جہنم کے ان ہولناک اور وحشت ناک عذابوں سے بچنے کی کوشش کریں جن میں اللہ تعالیٰ کا غیض و غضب اور غصہ انتہا پر ہوگا۔

اس کتاب میں اسی جنت کے ویزہ کے حصول اور اس کی لازوال نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو اس ویزہ کے حصول میں سرگرم رہنے کی ہمہ وقت توفیق عطا فرمائے۔

آمین ...... یارب العالمین

☆......☆......☆

خلاصہ جنت کا ویزہ

صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا یہی وہ سیدھا راستہ ہے جس کی طرف تمام انبیاء لوگوں کو بلاتے رہے اور یہی منزل مقصود یعنی جنت تک پہنچانے والا ہے جس طرح امتحان کی تیاری کرنے والا کامیاب اور دوسرا ناکام ہوتا ہے اسی طرح اہلِ ایمان و تقویٰ جنت کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ اس کے لئے وہ دنیا میں نیک عمل کر کے تیاری کرتے رہے گویا دنیا دار العمل اور دار الامتحان ہے جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس نے انجام سے بے خبر ہو کر زندگی نہیں گزاری وہ کامیاب ہوگا اور جو دنیا کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر اور انجام سے غافل فسق و فجور میں مبتلا رہا وہ خاسر و ناکام ہوگا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے
﴿اقبال﴾

یاد رکھئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و پیغمبر کے ذریعہ اپنی رضا و ناراضگی کا بتا دیا جن کاموں اور نظریات کو اللہ پسند نہیں کرتا اس کا بھی تمام مخلوق کو بتا دیا گیا راستے صاف دکھا دیئے جنت کی بشارت بھی دی گئی اور دوزخ کا عذاب بھی بتایا گیا انسان کے جو کام جنت میں لیجاتے ہیں ان کی کچھ تفصیل آپ نے ملاحظہ کی یہ وہ اعمال ہیں جو کرے گا سمجھے وہ جنت کا ویزہ لے رہا ہے اللہ

پاک ہم سب کو نظریاتی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی درست فرمائے۔

میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس طرح مجھے اس کتاب کی تالیف و تصنیف میں انتہائی احسان فرمایا اس کی شانِ رحمت سے اس سے کہیں زیادہ یہ یقین ہے کہ وہ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور میری بخشش کا ذریعہ بنائے اور جو انعام و اکرام اور جنت کی نعمتیں اس کتاب میں مذکور ہوئیں یا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ان سے کامل ظہور پر بہرہ افروز فرمائے جنت میں حضرت محمد ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بھی درخواست ہے کہ ناچیز کی اسی خدمت میں جو غلطیاں ہوئیں ان سے درگزر فرمائے اور کتاب کو عوام و خواص اور تمام اہلِ اسلام میں مقبول عام فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں اور میرے والدِ محترم عبدالقیوم خان صاحب اور والدہ کو جنت الفردوس میں مرافقت نبوی سے سرشار فرمائے۔

آخر میں محترم ریاض قدیر صاحب' سرفراز احمد راہی صاحب' مکتبہ دارالسلام اور اُن تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری کتاب کی تیاری میں تراجم میں اور نشر و اشاعت میں کسی نہ کسی طرح حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں ہم سب کو اپنی خاص رحمت سے نعمتوں بھری جنت میں داخل فرمائے۔

آمین!

آپکی دعاؤں کا طالب

سجاد حمید خان

☆......☆......☆

حصولِ جنت کا راستہ

اللہ کو سمجھے جو "واحد" اور اس سے پیار کرے
پھر اس کے نام پہ مال اور جاں نثار کرے

جو روزِ حشر پہ ایمان بالیقیں رکھے
رہِ جہاد کو بڑھ کے خود اختیار کرے

حقوقِ عبد کو پہچانے اور ادا بھی کرے
زکوٰۃ دینے کی ساعت کا انتظار کرے

نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کو ختم الرسل زباں سے کہے
اور اس عقیدے پہ دل اور جاں نثار کرے

بیانِ حکمِ الٰہی میں نہ کسی سے ڈرے
عمل دُرود کا آقا ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ پہ بے شمار کرے

بہشت اس کے لئے ہے یقین ہے میرا
بیانِ بالا جو سجّاد اختیار کرے

سجاد حمید خان

جنت کا ویزہ

عبادت اک خدا کی کر جنت کا ویزہ گر چاہے

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی کر جنت کا ویزہ گر چاہے

حاجت روا مشکل کشا باری تعالیٰ ہے

کبھی نہ چھوڑ اُس کا در جنت کا ویزہ گر چاہے

محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں رہنما اور خاتم الرسل ﷺ

فقط اُن کو سمجھ رہبر جنت کا ویزہ گر چاہے

صحابہ کے نقش پر چل صراط مستقیم اُن کا

خدا راضی ہوا جن پر جنت کا ویزہ گر چاہے

شرک سے بچ اور توحید و سنت کو لگا سینے

خدا سے ڈر خدا سے ڈر جنت کا ویزہ گر چاہے

بدی سے باز آ اور نیک ہو جا اے مرے بھائی

خدا کی راہ میں جا مر جنت کا ویزہ گر چاہے

خدایا معاف کر ہم کو عرض کرتا ہے سبحانی

اللہ سے یہ دعائیں کر جنت کا ویزہ گر چاہے

نذیر احمد سبحانی

جنت کا ویزہ

مرے ہاتھ میں جنت کا ویزہ آ گیا — یوں گھر میں رحمت کا سایہ چھا گیا
کہاں میرے لائق جنت کی حور و قصور — محض فضلِ ربی کام دکھا گیا
جزائے حسنِ عمل اُس کا فضل ہے — جو کٹا گل شجر سے مرجھا گیا
گرچہ نفسِ امارہ رہا مجھے کھینچتا — پر عصیاں سے رب کا کرم بچا گیا
نوید مغفرت سنا دی جائے گی — جو ندامت کے اشک بہا گیا
ملیں گی اس کو نہریں شراب طہور کی — جو اس کی راہ میں جامِ شہادت پا گیا
دارِ مسرت اور چشمہ سلسبیل — رنگا رنگ تختوں پہ جنتی چھا گیا
شہد مصفا تسنیم کی نہریں رواں — مجھے کہاں تک اُس کا فضل پہنچا گیا
موت آئی اور اقرباء چھوڑ گئے — حسنِ عمل دفعتاً قبر میں آ گیا
یہ قبر جنت یا حفرۃ نار کا — ہمیں کس قدر پیارا نبیؐ سمجھا گیا
حصولِ جنت بھی رب کا دیدار بھی — ہائے کس قدر اللہ سے درجہ پا گیا
گر تجھے جنت کا ویزہ چاہیے — مانگ اللہ سے بندے کیوں شرما گیا
نبی ولی سب اس کے در کے فقیر ہیں — اس کا بن جا کیوں گھبرا گیا
تاجؔ کہاں اور فردوس بریں کہاں — محض تیرے کرم سے یہ جنت پا گیا

قاری تاج محمد شاکر پتوکی
فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد
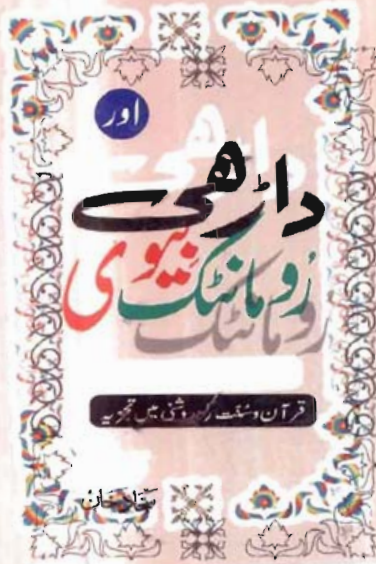
ایک بار مطالعہ کریں ...... تا کہ آپ
کی نظر میں حیاء پیدا ہو جائے۔
گھروں میں رکھیں ...... تا کہ نوجوان
نسل نظر کی آوارگی سے بچ سکے۔
دوستوں، عزیزوں کو تحفہ دیں ......
تا کہ اُن کی نظریں اتنی پاکیزہ ہو جائیں کہ
وہ بُرائی سے بچ سکیں۔
تقسیم کریں ...... تا کہ آپ کے لئے
صدقہ جاریہ کے چشمے رواں ہوں۔